NOVEMBER 2019
Regd. # MC-1177

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ اور ان کے پیارے اصحاب
عشرہ مبشرہ کی سیرت کا حسین گلدستہ

مختصر سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیرۃ اصحاب العشرۃ المبشرۃ

ترجمہ بنام

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عشرہ مبشرہ

تالیف
امام محدث حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مترجم محشی
ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ اور اُن کے پیارے اصحاب عشرہ مبشرہ کی سیرت کا حَسین گلدستہ

مختصر سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وسیرۃ اصحابہ العشرۃ المبشرۃ

ترجمہ بنام

سیرتِ خاتم النبیین ﷺ و عشرہ مبشرہ

تالیف

امام محدِّث حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم، محشی

ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

ناشر

جمعیت اِشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 021-32439799

نام کتاب : مختصر سیرۃ النبی و سیرۃ اصحابہ العشرۃ والمبشرۃ

ترجمہ : سیرتِ خاتم النبیین ﷺ و عشرہ مبشرہ

تالیف : امام محدّث حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم، محشی : ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

تعدادِ اشاعت : ۴۶۰۰

اشاعت نمبر : ۳۰۷

اشاعتِ اوّل : صفر المظفر ۱۴۴۱ھ، نومبر ۲۰۱۹ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

خوشخبری : یہ کتاب اس ویب سائٹ پر بھی ہے

www.ishaateislam.net

فہرستِ مضامین

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۵	پیش لفظ	۱
۷	عرض مترجم	۲
۱۱	حالات امام عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ	۳
۱۷	خطبۃ الکتاب	۴
۱۷	رسول اللہ ﷺ کا نَسب مبارک	۵
۱۸	رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ	۶
۱۹	رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت	۷
۱۹	رسول اللہ ﷺ کے والدین اور دادا جان کا وِصالِ	۸
۲۰	رسول اللہ ﷺ کی رَضاعت	۹
۲۰	رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارکہ	۱۰
۲۲	رسول اللہ ﷺ کی پرورش، شام کا سفر تجارت اور نکاح مبارک	۱۱
۲۳	رسول اللہ ﷺ پر نزولِ وحی کی ابتداء	۱۲
۲۴	رسول اللہ ﷺ کی ہجرت	۱۳
۲۴	رسول اللہ ﷺ کا وصالِ ظاہری	۱۴
۲۶	رسول اللہ ﷺ کی پیاری اولاد	۱۵
۲۸	رسول اللہ ﷺ کا حج و عمرہ	۱۶
۲۹	رسول اللہ ﷺ کے غزوات	۱۷
۳۰	رسول اللہ ﷺ کے کاتبین و قاصدین	۱۸
۳۳	رسول اللہ ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں	۱۹

پیش لفظ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (کنزالایمان)

دنیا میں بہت سے لوگوں کی سوانح عمریاں لکھی گئیں ہیں: بادشاہوں کی، علماء کی، درویشوں کی، صوفیاء کی، لیکن کسی فردِ بشر کے حالتِ زندگی اِس تفصیل، جامعیت اور تحقیق کے ساتھ محفوظ نہیں جس طرح کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا گوشہ گوشہ محفوظ ہے۔ حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا؟ غذا کیسی تھی؟ رہنے سہنے کا طریقہ کیا تھا؟ ازواج مطہرات سے تعلقات کیسے تھے؟ اولاد کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟ لوگوں کے ساتھ طرزِ عمل کیسا تھا؟ دشمنوں کے مقابلے میں کیا رَوَیہ تھا؟ غلاموں سے کس طرح پیش آتے تھے؟ مرغوب اشیاء کیا کیا تھیں؟ ناپسند چیزیں کونسی تھیں؟ عمر شریف کس قدر ہوئی؟ وغیرہ وغیرہ۔

اِس قسم کی صدہا معلومات اپنی تمام تر جزئیات وتفصیلات کے ساتھ جوں کا توں محفوظ ومامون ہے۔ یہ سارا اِہتمام اس لئے تھا کہ آپ ﷺ بطور نمونہ کامل کے پیش نظر رہیں۔

اہلِ سیر یعنی، وہ حضرات جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا لمحہ لمحہ محفوظ کیا وہ یقیناً رہتی دنیا تک کے لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے عربی، اردو، فارسی اور کئی زبانوں میں سیرتِ نبوی پر اتنا بڑا ذخیرہ محفوظ کیا ہے کہ آج تک کسی اور شخصیت کے لئے اِس کا عشرِ عشیر بھی نہ لکھا جاسکا۔

زیرِ نظر رسالہ ''سیرت خاتم النبیین وعشرہ مبشرہ''، علامہ حافظ امام عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے رسالہ ''مختصر سیرۃ الرسول وسیرۃ اصحابہ العشرۃ المبشرۃ'' کاترجمہ حضرت علّامہ کاشف مشتاق عطاری نے کیا۔

اورادارہ جمیعتِ اشاعتِ اہلسنّت اپنی اشاعت کے ٣٠٧پر شائع کرنے کا اہتمام کررہاہے۔

دعاہے اللہ تعالیٰ محشی مخرج اور اراکینِ ادارہ کی سعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اوراس کاوش کوعوام وخواص کے لئے مفید بنائے۔ آمین

فقط

محمد عطاءاللہ نعیمی

خادم الحدیث دارالِافتاء

بجامعۃ النور جمعیت اشاعت

اہلسنّت (پاکستان) کراچی

عرضِ مُترجِم

تمام تعریفیں اللہ ربُّ العٰلمین کے لئے ہیں جس نے کائنات کو تخلیق فرمایا، انسان کو احسن تقویم میں پیدا فرمایا، انسان کے دنیا میں آنے کے بعد اِس کی تعلیم وتربیت ،فلاح وکامرانی ،دنیاوی واُخروی سعادت حاصل کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے برگزیدہ بندے انبیائے ومرسلین علیہم الصَّلوٰۃ والتسلیم کو مبعوث فرمایاسب سے آخر میں تمام انبیاء کے سرادر،جناب احمد مختار، سیّدُ الاِنس والجانّ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو مبعوث فرماکر سلسلہ نبوت ورسالت کو ختم فرمایا، آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

خاتم النّبیین،جنابِ رحمۃ للعٰلمین ﷺ کی سیرتِ طیّبہ رہتی دنیاتک آنے والی تمام انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کی زندگی کو اسوہ حسنہ قرار دیا،اپنی اطاعت کے ساتھ سرورِ کائنات ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیانہ صرف اطاعت کا حکم بلکہ آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیااِس سے بڑھ کر یہ کہ رسولِ کریم ﷺ کی اتباع واطاعت اورآپ ﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کو اپنی محبت کی دلیل قرار دیااور یہ حقیقت ہے کہ جو بھی نبی کریم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوا اور آپ ﷺ کی اتباع کرنے والا ہوا تو وہ اللہ کا محبوب وپیارا بن گیا۔

پھر یہ بات بھی حقیقت ہے کہ سچی محبت ہی انسان کو اتباع اور اطاعت پر مجبور کرتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہنے والے صحابہ کرام علیہم الرِّضوان آپ ﷺ کے ہر قول وفعل کو اپنانے کے لئے بغیر قیل وقال کے ہمہ وقت تیار رہتے تھے، سرورِعالم ﷺ سے اپنے تعلّق اور رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اگر اس ذات سے رشتہ کمزور ہوا تو اللہ رب العزت سے تعلّق قائم ہونا دشوار ہے؛اس لئے کہ بارگاہ رسالت ﷺ سے جدا ہونے

کے بعد معرفتِ ربّانی کا حصول ناممکن ہے۔

لیکن افسوس! کہ آج اسلام مخالف قوّتیں بڑے منظّم انداز میں مسلمانوں کے دلوں سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع بجھانے میں سر توڑ کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں کہ مسلمانوں کو شکست دینے کا رازاِن کی اِن کے نبی ﷺ سے والہانہ محبت میں پوشیدہ ہے اِسی لئے اسلام مخالف قوتیں اپنی تمام تر توانائیاں اِسی بنیاد کو کمزور کرنے میں مصروف عمل ہیں؛ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی سیرت و کردار کو بھول کر اغیار کے طور طریقے اپنانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا مقام و مرتبہ جان کر آپ ﷺ سے اپنا تعلق و رشتہ مضبوط کیا جائے آپ ﷺ کے اقوال وافعال کو اپنا کر محبت رسول کو بڑھایا جائے جس کا ایک ذریعہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبّہ کا مطالعہ کرنا بھی ہے۔

یوں تو نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبّہ پر بہت سی کُتب ورَسائل تحریر کی جاتی رہیں کئی کئی جلدوں پر ضخیم کتابیں بھی تصنیف ہوئیں اور مختصر رسائل بھی لکھے گئے۔ زیر نظر رسالہ "**مختصر سيرة النبي وسيرة اصحابه العشرة والمبشرة**" چھٹی صدی ہجری کے عظیم محدِّث، عالمِ اسماء الرِّجال حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسول کریم ﷺ کی سیرت پر عربی زبان میں انتہائی مختصر مگر جامع رسالہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کو محیط ہے یہی نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے علیٰ الاعلان جنّت کی بشارت پانے والے عشرہ مبشرہ کا تذکرہ بھی انتہائی خوبصورت اور جامع انداز میں مذکور ہے؛اِسی اختصار اور جامعیت کے پیشِ نظر عزیزی، مکرّم جناب خرّم محمود سرسالوی زید مجدہ جو راقمُ الحروف کو تحریری کام پر نہ صرف ترغیب بلکہ ہر ممکن تعاون بھی فرماتے رہتے ہیں، نے ۱۴ اگست ۲۰۱۷ بروز اتوار بعد

از نمازِ عشاء اس رسالہ کا تعارف کروایا اور ساتھ ہی ترجمہ کرنے کی خواہش بھی ظاہر فرمائی جس پر راقمُ الحروف نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اسے قبول کیا؛ تاکہ راقم الحروف کا نام بھی اپنے بزرگوں کے پیچھے پیچھے کسی نہ کسی طرح اُن خوش بختوں میں شامل ہو جائے جنہوں نے سیرتِ طیبّہ کی خدمت کی ہے، پھر یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خوش قسمتی تھی کہ مجھے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی سیرت پر کام کرنے کا موقع مل رہا تھا جسے میں کسی صورت گنوانا نہیں چاہتا تھا پھر کیا تھا کہ وہیں لیپ ٹاپ آن کیا اور اس رسالہ مبارکہ کے ترجمہ کا آغاز کر دیا تقریباً دو ماہ کے قلیل عرصہ میں اس رسالہ کے ترجمہ کا مسوّدہ مکمل ہوا پھر وقتاً فوقتاً تبییض کا سلسلہ جاری رہا، درمیانِ تبییض کئی پیچ و خم سے گزرتا رہا حتیٰ کہ ایک مرتبہ تبییض کا کام مکمل ہو جانے کے بعد فائل کے اڑ جانے کے صدمے سے بھی دوچار ہونا پڑا پھر یہ سوچ کر کہ اللہ عزّوجلّ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے، سعی میری طرف سے ہے اور اتمام اللہ عزُوجل کی طرف سے ہے پھر سے مسوّدہ کو لے کر تبییض شروع کی بالآخر ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ بمطابق ۸ مئی ۲۰۱۸ بروز پیر کو بعطائے رحمن تبییض کا کام بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

میں نے اِس رسالہ میں لفظوں کی رعایت کرتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق بامحاورہ ترجمہ کرنے کی بھرپور سعی کی ہے، اصل رسالہ میں موجود ایک فصل بنام "**فصل فی تفسیر غریب الفاظ صفاته** ﷺ" کا ترجمہ "**فصل فی صفته**" کے ضمن میں آجانے کی وجہ سے الگ سے نہیں کیا گیا۔

مجھے اپنی کم علمی اور ناتجربہ کاری کا ادراک ہے لہٰذا اس رسالہ کے پڑھنے والے اہلِ علم حضرات کو جو خوبیاں نظر آئیں وہ سب اللہ جلّ شانہ کی جانب سے ہیں اور جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے سبب ہیں، ترجمہ میں جہاں کہیں غلطی پائیں ضرور مطلّع فرمائیں ان شاءاللہ عزّوجلّ شکریہ کے ساتھ رجوع کرتا پائیں گے۔

اللہ ربُّ العزّت میری اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور صاحبِ رسالہ کی شفاعت میرے حق میں مقبول و منظور فرما کر بلا حساب پیارے محبوب ﷺ کا جنت میں پڑوس عطا فرمائے۔ آمین ثمّ آمین

آخر میں اپنے تمام ہی قابلِ صد عزت مآب اساتذہ کرام اطال اللہ عمرہم کا مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے میری زندگی کے کسی بھی حصہ میں میری رہنمائی فرمائی ہو بالخصوص استاذ محترم خطیب نبوی حضرت علّامہ مولانا محمد عبد الرشید صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے ترجمہ کو انتہائی باریک بینی سے چیک فرمایا نہ صرف چیک فرمایا بلکہ ترجمہ کے حوالے سے مفید مشورے عطا فرما کر میری تربیت بھی فرمائی اور عالمِ اسماء الرِّجال، محقق و مدقق، استاذ محترم، شیخ الحدیث حضرت علاّمہ مفتی ابو حمزہ محمد حسان عطاری المدنی سلّمہ الباری کا کہ جنہوں نے مجھ پر شفقت فرمائی اور حافظ قطب الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس رسالہ پر تین جلدوں میں شرح بنام "المورد العذب الهنى فى الكلام على السيرة" عطا فرما کر میرے اس کام میں مزید آسانی فرمائی۔ اگر مؤخر الذکر دو اساتذہ کرام کا ساتھ نہ ہوتا تو شاید یہ ترجمہ مسوّدہ ہی کی شکل میں رکھا رہتا اور تبییض کی منازل تک نہ پہنچ پاتا۔

اور استاذ محترم شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے اِس رسالہ کے ترجمہ پر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس رسالہ کو قبول فرما کر ماہنامہ البقیع کے سلسلہ اشاعت کا حصہ بنایا۔

اللہ جلّ شانہ سب کے تعاون کو اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے اور پڑھنے والوں کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی

امام حافظ عبد الغنی مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

چھٹی صدی ہجری کے جن محدّثین اور علمائے راسخین نے علم دین کی توسیع واشاعت میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں ان میں حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

آپ ایک ثقہ عالم، بے مثل و بے مثال حافظہ کے مالک تھے، ایسا حافظہ کہ لوگ حفظ میں آپ کی مثال دیا کرتے تھے۔ آپ ہی نے سب پہلے کتب ستّہ کے جملہ راویوں کے حالات پر مشتمل انتہائی مفید کتاب الکمال فی اسماء الرجال تصنیف فرما کر اس علم میں نئی راہیں ہموار کیں۔

آپ جس طرح علم و حکمت میں بے مثال تھے اسی طرح عبادت و ریاضت، عشق و محبتِ رسول ﷺ واصحابِ رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، انتہائی سادہ، منکسر المزاج مگر قوی العضاء، بے حد عبادت گزار اور پُر سوز دل کے مالک تھے۔

ولادت اور سلسلہ نسب:

امام، حافظ الکبیر، عالم الحفاظ، تقی الدین، ابو محمد، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور بن رافع بن حسن بن جعفر مقدسی، جماعیلی ثم دمشقی، صالحی، حنبلی ۵۴۱ سنہ ہجری میں فلسطین کے ایک گاؤں جماعیل میں پیدا ہوئے جو بیت المقدس کے قریب واقع ہے اسی لئے آپ مقدسی کہلائے۔[1]

ابتدائی حالات اور حصولِ علم کے لئے اسفار:

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز دمشق سے کیا چوں کہ آپ مالی اعتبار سے بہت کمزور تھے لیکن مالی خستہ حالی کی پرواہ کئے بغیر تحصیلِ علم کے لئے وقتاً فوقتاً دور دراز

---

[1] تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۱/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

ممالک کا سفر اختیار کرتے رہے۔

چنانچہ اصفہان کے سفر کے بارے میں امام محدث ضیاء مقدسی لکھتے ہیں:

جس وقت آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اصفہان کا سفر کیا تو اس وقت آپ کے پاس خرچ کرنے کے لئے انتہائی قلیل رقم تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسا شخص ان کی خدمت کے لئے مقرر کر دیا کہ جو ان کو اپنے ساتھ لے گیا اور کفالت کی تمام ذمہ داریاں اپنے ذمہ لے لی۔ آپ عرصہ دراز تک اصفہان میں رہے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور بہت ساری عمدہ کتابیں بھی جمع کر لی۔[1]

اصفہان کے علاوہ بغداد، اسکندریہ، بیت المقدس، حران، موصل، مصر اور ہمذان وغیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے علماء و محدثین سے علم حاصل کیا۔

اساتذہ:

حافظ عبد الغنی مقدسی کے شیوخ و اساتذہ بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

دمشق میں ابو المکارم بن ہلال سے، بغداد میں ہبۃ اللہ بن ہلال اور ابن البطی سے، ثغر میں حافظ ابو طاہر سلفی سے، ان کے پاس تین سال گزارے اور تقریباً ایک ہزار جزء تحریر فرمائے، موصل میں ابو الفضل طوسی سے، ہمذان میں عبد الرزاق بن اسماعیل قوسانی سے، اصفہان میں حافظ ابو موسیٰ مدینی سے، مصر میں علی بن ہبۃ اللہ سے سماع حدیث کیا۔[2]

تلامذہ:

حافظ عبد الغنی مقدسی سے اکتسابِ علم کرنے والوں کی بڑی تعداد موجود ہے جن میں سے چند مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

---

۱ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۲/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۲/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

ابو الفتح بن عبد الغنی، ابو موسیٰ بن عبد الغنی، عبد القادر رہاوی، شیخ موفق الدین، ضیاء، ابن خلیل، فقیہ یونینی، ابن عبد الدائم، عثمان بن مکی شارعی، احمد بن حامد ارتاحی، اسماعیل بن عزون، عبد اللہ بن علاق، محمد بن مہلہل جیتی۔[1]

ذہانت وذکاوت:

حافظ ضیاء مقدسی لکھتے ہیں: ایک مرتبہ کسی شخص نے حافظ عبد الغنی سے پوچھا کہ ایک شخص نے اس بات پر طلاق کی قسم کھالی ہے کہ آپ کو منہ زبانی ایک لاکھ احادیث یاد ہیں؟ کیا ایسا ہی ہے؟ آپ نے جواب دیا اگر وہ اس سے زیادہ بھی کہتا تب بھی وہ سچا تھا۔

اسماعیل بن ظفر کہتے ہیں: میں نے جامع دمشق میں کئی مرتبہ مشاہدہ کیا کہ حافظ عبد الغنی منبر پر جلوہ افروز ہوتے اور حاضرین مجلس میں سے کوئی شخص کہتا کہ آج کتاب سامنے رکھے بغیر ہمیں حدیثیں پڑھائیں تو آپ احادیث سندوں کے ساتھ زبانی پڑھا دیتے۔ اس پر کہا جاتا کہ آپ ہمیشہ اس طرح کیوں نہیں کرتے اور حدیث زبانی کیوں نہیں پڑھاتے؟ آپ ارشاد فرماتے: اس طرح عجب وغرور میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اسی حافظہ کی بنا پر تاج مندی کہتے ہیں: امام دار قطنی کے بعد حافظ عبد الغنی مقدسی جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔[2]

کلمات الثناء:

آپ کے علمی تبحر، حدیث کی کثرت اور جرح وتعدیل رجال میں مہارت کا اعتراف بڑے بڑے علماء و محدثین نے کیا ہے، چند اقوال ملاحظہ ہوں۔

چنانچہ ابن نجار بیان کرتے ہیں: آپ نے کثرت سے احادیث بیان کی اور اس فن

۱تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۲/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۳/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

میں بڑی اچھی اور عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں آپ کا حافظہ قابلِ رشک تھا تمام فنونِ حدیث کے جامع تھے۔ آپ بڑے پرہیز گار عبادت گزار اور سلف صالحین کی طرح متبع سنت تھے۔

فقیہ محمود بن ہمام کہتے ہیں: میں نے کندی کو سنا وہ فرماتے ہیں: حافظ عبد الغنی نے اپنے جیسا علم و فضل میں کوئی شخص نہ دیکھا۔

ربیعہ یمنی کہتے ہیں: میں ابو علی مدینی کو دیکھا ہے لیکن حافظ عبد الغنی ان سے بڑے حافظ حدیث تھے۔

ضیاء مقدسی فرماتے ہیں: جتنے محدثین کو بھی میں نے دیکھا یہی کہتے سنا کہ ہم نے حافظ عبد الغنی جیسا کوئی آدمی نہ دیکھا۔[1]

مزید لکھتے ہیں: آپ سے جب کبھی کسی راوی یا حدیث کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ برجستہ جواب دیتے تھے حتیٰ کہ روایت کی صحت اور عدم صحت، راوی کے حسب و نسب کا بھی بتا دیتے یقیناً آپ امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

ذوقِ عبادت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

آپ جس طرح علم و فضل میں یکتائے زمانہ تھے یونہی زہد و عبادت میں بھی اپنی مثال آپ تھے، آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ یادِ الٰہی سے غفلت میں نہ گزرتا تھا۔

چنانچہ حافظ ضیاء مقدسی ان کے شب و روز کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے فجر کی نماز کے بعد عموماً درسِ قرآن اور کبھی درسِ حدیث دیتے پھر وضو کرکے نماز میں مصروف ہو جاتے اور سورہ فاتحہ اور معوذتین کے ساتھ ساتھ تین سو رکعت پڑھتے اور فراغت کے بعد ظہر سے پہلے تھوڑی دیر استراحت فرماتے نماز ظہر کے بعد مغرب تک حدیث پڑھانے یا کتاب نقل کرنے میں مصروف رہتے اور اگر روزے سے ہوتے تو افطار فرماتے ورنہ پھر عشاء تک نماز پڑھتے

---

[1] تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۴/۱۱۲، ۱۱۳، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

پھر آدھی رات یا کچھ بعد تک سوجاتے پھر وضو کرکے نماز پڑھنے میں مصروف ہوجاتے حتیٰ کہ فجر صادق ہوجاتی اس دوران آپ سات یا آٹھ مرتبہ وضو کرتے اور فرماتے جب تک وضو سے میرے اعضاء تر رہتے ہیں مجھے نماز میں سرور حاصل ہوتا ہے پھر اگر وقت ہوتا تو نماز سے پہلے تھوڑی دیر سوجاتے اور یہی آپ کی عادت تھی۔[۱]

آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ ہر جمعرات اور جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ جامع مسجد دمشق میں درسِ حدیث دیا کرتے تھے جس میں بے شمار تشنگانِ علم حاضر ہوکر خوب سیراب ہوتے، آپ کے درسِ حدیث اور وعظ و نصیحت کو سن کر لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہوجاتیں، مجلس کے اختتام پر شرکائے مجلس کے لئے طویل دعا بھی کیا کرتے تھے۔[۲]

امر بالمعروف و نہی المنکر سے سرشار جذبہ کو بیان کرتے ہوئے حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: جب آپ کوئی برائی دیکھتے تو اسے اپنے ہاتھ یا زبان سے روک دیتے تھے اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف بھی نہیں رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص شراب بیچا کرتا تھا آپ نے اس کی شراب زمین پہ بہادی وہ تلوار اٹھا کر آپ پر حملہ کرنا چاہا لیکن چوں کہ آپ مضبوط و توانا تھے خوف زدہ اور ڈرنے کے بجائے آگے بڑھے اور اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی، اسی طرح گانے بجانے کے آلات ڈھول اور طنبور وغیرہ بھی توڑ دیتے تھے۔[۳]

تصانیف:

(۱) المصباح یہ صحیحین کی احادیث پر مشتمل کتاب ہے جو ۴۸ اجزء پر ختم ہوئی ہے۔

(۲) نہایۃ المراد یہ بھی فن حدیث میں تقریباً دوسو اجزاء پر حاوی ہے۔

---

۱ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۳/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۳/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

۳ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۴/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۳) کتاب المواقیت۔ (۴) کتاب الجہاد۔
(۵) الروضہ ۴ اجزاء (۶) فضائل خیر البریہ
(۷) الذکر ۲ اجزاء (۸) السراء دو اجزاء
(۹) المجتہد دو اجزاء (۱۰) المحنہ تین اجزاء
(۱۱) صلات الاحیاء الی الاموات دو اجزاء (۱۲) الصفات دو اجزاء
(۱۳) الفرح (۱۴) فضل مکہ
(۱۵) غنیۃ الحفاظ فی مشکل الالفاظ دو اجزاء (۱۶) الحکایات سو اجزاء سے زیادہ
(۱۷) العمدۃ (۱۸) الاحکام (۱۹) دار الاثر
(۲۰) الکمال فی اسماء الرجال۔[1]

وفات:

انسٹھ سال کی عظیم الشان زندگی گزارنے کے بعد ۲۳ ربیع الاول ۶۰۰ سنہ ہجری پیر کے دن جہانِ فانی سے دار بقا کوچ فرما گئے۔[2]

۱تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۲/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

۲تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعہ عشرۃ، ۱۱۲/۴، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

خطبة الكتاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدُ لله خالقِ الأرض و السماء، و جَاعِلِ النور و الظُّلُماء، و جامِعِ الخَلْق لفَصْل القَضَاء، لفَوز المحسنين، و شِقْوة أهل الشَّقَاء. و أشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له، شهادةً يَسْعد بها قائلُها يوم الجزاء. و صلى الله على سيِّد المرسلين و الأنبياءِ، محمدٍ و آلِهِ و صحبِهِ النُّجَبَاءِ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسی کی ذات پر میرا بھروسہ ہے۔

شیخ، امام، حافظ ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی [رحمۃ اللہ تعالیٰ] کہتا ہے:

تمام تعریفیں اللہ عزّ و جلّ کے لئے ہیں جو آسمان و زمین، نور و ظلمات کو پیدا کرنے والا، نیک لوگوں کی کامیابی اور اہلِ شقاء کی بد بختی کے لئے مخلوق کو فیصلے کے لئے جمع کرنے والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ گواہی دینے والا قیامت کے دن سعادت مند ہو گا۔

اللہ عزّ و جل انبیاء و مرسلین علیہم الصّلاۃ والسّلام کے سردار، جنابِ احمدِ مُختار ﷺ پر، اُن کی آل اور اُن کے پسندیدہ اصحاب پر رحمت نازل فرمائے۔

حمد و صلٰوۃ کے بعد:

یہ مختصر رسالہ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کے بارے میں ہے جس سے کوئی مسلمان بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اللہ عزّ و جلّ سے دُعا ہے کہ ہمیں اور اس رسالہ کے پڑھنے اور سننے والوں کو دنیا و آخرت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ ہم اِس مختصر رسالے کا آغاز نبی کریم ﷺ کے نَسَب مبارک سے کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا نَسَب مبارک

آپ ﷺ کا نسب مبارک یہ ہے:

ابو القَاسِم، محمد بن عبد اللہ بن عبد المطّلِب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی بن کِلاب بن مُرَّہ بن کَعب بن لؤی بن غالب بن فِہر بن مالک بن نَضَر بن کِنانہ بن خزیمہ بن مُدرِکہ بن الیاس بن مُضَر بن نِزار بن مَعَد بن عدنان بن اُدَد بن مُقَوّم بن ناحور بن تَیرَح بن یَشجُب بن یَعرُب بن نابت بنِ اسماعیل بن ابراہیم خلیلُ الرحمن بن تارَح بن ناحور بن سارُوح بن راعو بن فالَخ بن عَیبر بن شالَخ بن اَرفَخشَذ بن سَام بن نُوح بن لامَک بن مَتّوشلخ بن اَخنوخ ((اور یہ ادریس علیہ السّلام ہیں جو بنی آدم میں سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ ہی نے سب سے پہلے قلم سے لکھنا شروع کیا)) بن یَرُدِ بن مَہلیل بن قَینَن ابن یانَش بن شیث بن آدم۔

نبی کریم ﷺ کا یہ نَسَب مبارک محمد بن اسحاق بن یسار مدنی کی دو روایتوں میں سے ایک کے مطابق ہے۔ عدنان تک کے سلسلہ نَسَب میں تمام روایات کا اتفاق ہے البتہ اس سے اوپر کے سلسلہ نَسَب میں اختلاف ہے اور قریش، فہر بن مالک یا نضر بن مالک کی اولاد سے ہیں۔[1]

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ

نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ بنتِ وَہَب بن عبدِ مَناف بن زُہرَۃ بن کِلاب بن مُرَّۃ بن کَعبِ بن لُؤی بن غالب ہے۔

❁❁❁❁❁

۱ (شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عدنان سے حضرت اسماعیل تا حضرت آدم علیہ السلام تک بہت اختلاف ہے۔ کسی نے عدنان سے حضرت اسماعیل تک تیس ایسی پشتوں کا ذکر کیا ہے جن کا کچھ اتہ پتہ نہیں، البتہ اس میں اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ اولادِ اسماعیل سے ہیں، اور حضرت ابراہیم، نوح اور حضرت ادریس علیہم الصَّلاۃ والسَّلام آپ کے اجداد میں ہیں، ملخصًا

(مدارج النبوۃ، ترجمہ: علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، ۲/۱۸، مطبوعۃ، شبیر برادرز، لاہور)

رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ باسعادت

نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے سال، دور بیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ بعض مؤرخین فرماتے ہیں: واقعہ فیل کے تیس سال بعد جبکہ بعض کے نزدیک چالیس سال بعد ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت عام الفیل کے سال ہوئی۔[1]

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کے والدین اور داداجان کا وصال

نبی کریم ﷺ کے والدِ ماجد حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبد المطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال اس وقت ہوا جب آپ ﷺ اٹھائیس ماہ تقریباً سوا دو سال کے تھے۔ بعض کے نزدیک آپ ﷺ کی ولادت کے سات ماہ کے بعد، بعض نے کہا: آپ ﷺ اپنی والدہ محترمہ کے بطنِ مبارک میں تھے کہ آپ ﷺ کے والد دار النابغہ میں وفات پا چکے تھے۔ بعض نے کہا: مکہ اور مدینہ کے مابین مقامِ ابواء میں آپ ﷺ کے والد ماجد کا وصال ہوا، جب کہ عبد اللہ بن زبیر بن بکار زبیری کہتے ہیں: عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا اس وقت آپ ﷺ دو ماہ کے تھے۔

آپ ﷺ جب چار یا چھ سال کے تھے تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت

---

[1] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخِ ولادت کے بارے میں لکھتے ہیں: اس میں اقوال بہت مختلف ہیں، دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس، سات قول ہیں مگر اشہر و اکثر و ماخوذ و معتبر بارہویں ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں کما فی المواھب والمدارج، اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ مجلس میلاد مقدس ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانی و فاضل زرقانی فرماتے ہیں: المشهور انه صلى الله تعالٰى عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول وهو قول محمد بن اسحاق امام المغازی وغیرہ، یعنی، مشہور یہ ہے کہ حضور انور ﷺ بارہ ربیع الاول بروز پیر کو پیدا ہوئے۔ (فتاوی رضویہ، تاریخ و تذکرہ و حکایاتِ صالحین، رسالہ نطق الہلال، ۲۶/۴۱۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیّدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور جب آٹھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کے دادا حضرت سیّدنا عبد المطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کی رَضاعت

ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے کچھ دن تک نبی کریم ﷺ کو اپنے بیٹے مسروح کے ساتھ دودھ پلایا اسی طرح آپ ﷺ کے چچا حمزہ بن عبد المطّلب اور ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی کو بھی دودھ پلایا۔ اِن کے بعد حضرت سیّدتنا حلیمہ بنتِ اِبی ذُوَیب سَعدِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پلانے کا شَرَف حاصل کیا۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارکہ

حضرت سیّدنا جبیرِ بن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ والعاقب الَّذِي لَيْسَ بَعْدِی نَبِيٌّ)[1]

یعنی، بے شک میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ عزوجل میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا اور میں جامع ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے اسماء بتائے ، ان میں سے جو ہمیں یاد رہے وہ یہ ہیں: چنانچہ

۱صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، 422/2، رقم:۳۵۳۲ ، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹م

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "أنا محمدٌ، وأنا أحمدُ، والمقفِّي، ونبيُّ التوبة، ونبيُّ الرحمةِ"[1]

یعنی، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں مقفی یعنی سب نبیوں سے آخر میں دنیا میں آنے والا ہوں میں توبہ کا نبی ہوں اور میں رحمت کا نبی ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نبی الملحمہ [جہاد فرمانے والا نبی] ہوں۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **"أنا أحمدُ، وأنا محمدٌ، وأنا الحاشُر، وأنا الماحِي الذي يمحو الله بِيَ الكفرَ، فإذا كانَ يومَ القيامةِ لواءُ الحَمْد معي، وكنتُ إمامَ المرسلينَ، وصاحبَ شفاعتِهِمْ"**[2]

یعنی، میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں اور میں جمع کرنے والا ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ عزوجل کفر کو مٹائے گا اور جب قیامت کا دن ہو گا تو حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں انبیاء و مرسلین کا امام ہوں گا اور ان حضرات کی شفاعت کرنے والا ہو گا۔[3]

---

۱ کنز العمّال فی سُنَن الاقوال، حرف الفاء، کتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب الاوّل: فی فضائل نبیّنا محمد، الفصل الثالث فی فضائل متفرقه، اسماءه ﷺ الجزء الحادی عشر، ۶/۲۰۹، رقم: ۳۲۱۶۳ مطبوعه: دارلکتب العلمیه، بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۴م)

۲ کنز العمّال فی سُنَن الاقوال، حرف الفاء، کتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب الاوّل: فی فضائل نبیّنا محمد، الفصل الثالث فی فضائل متفرقه، اسماءه ﷺ، الجزء الحادی عشر، ۶/۲۰۹، رقم: ۳۲۱۶۷، مطبوعة: دارلکتب العلمیه، بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۴م

۳ [مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے الفاظ "صاحب شفاعتهم" کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تمام نبیوں کی شفاعت ہم کریں گے بلندی درجات کی یا اُن سب کی شفاعت کی ابتداء ہم سے ہو گی کہ پہلے ہم دروازہ شفاعت کا کھول دیں گے ہمارے بعد دوسرے نبی شفاعت کریں گے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الفصل الثانی، ۸/۴۰، قادری پبلشرز، اردو بازار، لاہور)]

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں نبی کریم ﷺ کو کہیں بشیر تو کہیں نذیر، کہیں رؤوف ورحیم تو کہیں رحمۃ للعٰلمین جیسے پیارے پیارے ناموں سے ذکر فرمایا ہے۔

۞۞۞۞۞

رسول اللہ ﷺ کی پرورش

شام کا سفر تجارت اور نکاح مبارک

رسول اللہ ﷺ کی پرورش:

نبی کریم ﷺ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ آپ ﷺ کے دادا حضرت سیّدنا عبد المطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کی کفالت کی۔ اِن کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی کفالت کی۔

اللہ عزّوجلّ نے آپ ﷺ کو زمانہ جاہلیت کی تمام برائیوں اور ہر قسم کے عیوب سے پاک پیدا فرمایا، اخلاقِ جمیلہ حسینہ سے ایسا مزیّن فرمایا کہ آپ ﷺ کی طہارت و نظافت، صداقت وامانت کو دیکھ کر لوگ آپ ﷺ کو صادق وامین کہتے اور اسی لقب سے جانتے پہچانتے تھے۔

پہلا تجارتی سفر:

آپ ﷺ بارہ سال کے ہوئے تو اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کے تجارتی سفر پر روانہ ہوئے۔ جب بصریٰ پہنچے تو بحیرا نامی راہب آپ ﷺ کو دیکھتے ہی پہچان گیا، فوراً آیا اور آپ ﷺ کے دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر کہا: "هذا سيّد المرسلين هذا رسول ربِّ العٰلمين هذا يبعثُهُ الله رحمةً للعالمينَ "یعنی، یہ سیّد المرسلین، رسولِ ربّ العالمین ہیں، یہی وہ ہیں جنہیں اللہ ربُّ العٰلمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

ان سے کہا گیا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ راہب بولا: جب تم عقبہ کی جانب سے

آرہے تھے تو میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کے لئے سجدہ میں جھکا ہوا نہ ہو اور یہ درخت اور پتھر نبی کے لئے ہی سجدہ میں جھکا کرتے ہیں اور ہم نے اپنی کتب میں اسی طرح پایا ہے۔ پھر جب راہب نے ابو طالب سے حضور ﷺ کے سفر کا پوچھا تو ابو طالب نے حضور ﷺ کو واپس بھجوا دیا کہ کہیں اہلِ یہود آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائیں۔[1]

دوسرا تجارتی سفر اور نکاح مبارک:

حضرت سیّدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام میسرہ کے ہمراہ تجارتی سامان لے کر دوسری مرتبہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے، بصریٰ پہنچنے اور سامانِ تجارت فروخت کیا پھر جب آپ ﷺ پچیس سال کے ہوئے تو حضرت سیّدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی زوجیّت میں قبول فرمایا۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ پر نزولِ وحی کی ابتداء

نبی کریم ﷺ جب چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو اللہ عزوجل نے اپنی کرامت کے ساتھ آپ ﷺ کو خاص فرمایا اور آپ ﷺ کو اپنا رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔

آپ ﷺ غارِ حرا کے اندر عبادت میں مشغول تھے کہ جبرئیل امین علیہ الصّلاۃ و السّلام آپ کے پاس پہلی وحی لے کر حاضر ہوئے۔

پھر آپ ﷺ تیرہ سال تک مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے، بعض نے کہا: پندرہ

---

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی بدء نبوۃ النبی ﷺ، ۴/۴۲۶، رقم: ۳۶۲۰، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰م

سال جب کہ بعض نے کہا: دس سال، اور صحیح پہلا قول ہے۔

نبی کریم ﷺ جب تک مکہ مکرّمہ میں مقیم رہے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرماتے لیکن کعبہ کو پیٹھ کبھی نہ فرماتے بلکہ اس انداز میں کھڑے ہوتے کہ کعبہ مشرّفہ آپ ﷺ کے سامنے ہوتا۔ مدینہ منوّرہ آنے کے بعد بھی سولہ سے سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے رہے۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت

نبی کریم ﷺ نے مکہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اِن کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدنا عامر بن فُہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ ہجرت کے وقت ان کی رہنمائی کے لئے عبد اللہ بن اُریقط لیثی [جو راستوں کا ماہر تھا بطورِ نوکریہ] بھی ساتھ تھا اس کا مسلمان ہونا معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ ﷺ دس سال مدینہ منوّرہ میں مقیم رہے۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کا وصالِ ظاہری

عمر مبارک اور تاریخِ وصال:

نبی کریم ﷺ کا وصالِ ظاہری تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا، ایک قول کے مطابق پینسٹھ سال اور بعض نے کہا: ساٹھ سال کی عمر میں اور اصحّ قول پہلا ہے۔

اور آپ ﷺ کا وصالِ ظاہری ایک قول کے مطابق بارہ ربیع الاول پیر کے دن چاشت کے وقت ہوا، بعض نے کہا: دو ربیع الاول جب کہ بعض نے کہا: یکم ربیع الاوّل کو ہوا۔ آپ ﷺ کی تدفین بدھ کے دن ہوئی جب کہ بعض نے کہا: منگل کے دن۔

آپ ﷺ کے مرضِ وِصال کی مدّت بارہ دن، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چودہ دن تھی۔

غسل مبارک:

آپ ﷺ کو حضرت سیّدنا علیؓ المرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آپ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت سیّدنا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدنا شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غُسل دیا جب کہ حضرت سیّدنا اَوس بن خَولی انصاری بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔

کفن مبارک:

آپ ﷺ کو یمن کے شہر سحول کے بنے ہوئے تین سفید سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ ایک ایک کر کے لوگ آتے اور نماز پڑھتے جاتے ان میں کوئی کسی کا امام نہ ہوا۔ آپ ﷺ کے نیچے سرخ رنگ کا کپڑا بچھایا گیا جس کے ذریعے اوپر کا حصہ بھی چھپ چکا تھا۔

تدفین:

آپ ﷺ کو قبر میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا علیؓ المرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت سیّدنا فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا قثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اور حضرت سیّدنا شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتارا اور نَو اینٹوں سے قبر کو برابر کر دیا گیا۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں جس بستر پر آپ ﷺ کا وصال ہوا اُسی مقام پر آپ ﷺ کی تدفین کی گئی اور لحد یعنی بغلی قبر بھی بنائی گئی۔ پھر آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تدفین کی گئی۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اولاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے:

(۱)... حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلانِ نبوّت سے پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور دو سال کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا جب کہ حضرت سیّدنا قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی آپ نے چلنا شروع ہی کیا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم اِنہی کے نام پر تھی۔

(۲)... حضرت سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طیّب وطاہر بھی کہا جاتا ہے ؛کیوں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان نبوت کے بعد پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا: طیّب وطاہر ان کے علاوہ کوئی اَور ہیں لیکن صحیح پہلا قول ہے۔

(۳)... حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینہ منوّرہ میں ہوئی، ستر ایا اٹھارا ماہ زندہ رہے اور ۱۰ سنہ ہجری میں مدینہ منورہ ہی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔ بعض سیرت نگار لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیٹے عبد العزّٰی بھی تھے لیکن یہ قول باطل ہے صحیح نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں

(۱)... حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خالہ ہالہ بنت خُوَیلد کے بیٹے حضرت سیّدنا ابو العاص بن ربیع بن عبد العزّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ ان کے بطنِ مبارک سے ایک بیٹا علی پیدا ہوا جو بچپن ہی میں انتقال کر گیا اور ایک

بیٹی اُمامہ پیدا ہوئیں۔ یہ وہی شہزادی ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے نماز میں اُٹھایا اور سن بلوغت کو پہنچ جانے اور حضرت سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وِصال فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے نکاح کیا۔

(۲)... حضرت سیّدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہوا۔ ان سے حضرت سیّدنا امام حسن و حسین اور محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ولادت ہوئی اور حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیّت میں آئیں اور حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں بعد میں جن سے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمایا۔

(۳)... حضرت سیّدتنا رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا :

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال انہی کی زوجیَّت میں ہوا۔

(۴)... حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم ﷺ کی شہزادی حضرت سیّدتنا رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا عثمان بن عفَّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کی شہزادی حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ان کا انتقال بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی زوجیت میں ہوا۔ حضرت سیّدتنا رقیَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بیٹا عبد اللہ تھا جن کے نام پر حضرت سیّدنا عثمان بن عفَّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھی۔

نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ بیٹوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ کے تین بیٹے تھے۔سب سے پہلے آپ ﷺ کے بیٹے قاسم پیدا ہوئے، ان کے بعد بیٹی زینب، پھر رقیہ، پھر فاطمہ، پھر اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر ظہور اسلام کے بعد عبد اللہ اور ابراہیم مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

آپ ﷺ کی تمام اولاد حضرت سیّدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئیں سوائے ابراہیم کے کہ وہ حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ اَطہر سے پیدا ہوئے۔

آپ ﷺ کی تمام اولاد کا انتقال آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری ہی میں ہوا مگر سیّدہ خاتونِ جنّت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال آپ ﷺ کے وصالِ ظاہری کے چھ ماہ بعد ہوا۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کا حج وعمرہ

حضرت سیّدنا ہمام بن یحییٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا قتادۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے حج ادا فرمائے ؟ ارشاد فرمایا: ایک حج اور چار عمرے۔ جس سال مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو بیت اللہ شریف جانے سے روکا تو نبی کریم ﷺ نے پہلا عمرہ ادا کیا۔ دوسرا عمرہ اِس سے اگلے سال جب مشرکین مکّہ نے نبی کریم ﷺ سے صلح فرمائی۔ اور تیسرا عمرہ ذُوالقعدۃِ الحَرام میں جِعرّانہ کے مقام سے ادا فرمایا اُس وقت کہ جب نبی کریم ﷺ نے جنگِ حنین کے مال غنیمت کو تقسیم فرمایا۔ جب کہ چوتھا اور آخری عمرہ نبی کریم ﷺ نے حج کے ساتھ ادا کیا۔

حج اور عُمرے کی یہ تفصیل مدینہ منورہ آمد کے بعد کی ہے البتہ مکہ مکرمہ میں جو

آپ ﷺ نے حج اور عمرے ادا کئے اُن کی تفصیل محفوظ نہ رہی۔ اور آپ نے جو حج ادا کیا وہ ہی حجۃ الوداع ہے جس میں آپ ﷺ نے لوگوں کو الوداع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اس سال کے بعد تم مجھے یہاں نہ دیکھ سکوں۔

❀❀❀❀❀

رسول اللہ ﷺ کے غزوات

نبی کریم ﷺ نے پچیس غزوات میں شرکت فرمائی، یہی مشہور ہے۔ یہ کہا محمد بن اسحاق، ابو معشر اور موسیٰ بن عُقبہ وغیرہم نے، بعض نے کہا: ستائیس غزوات، جب کہ سَرایا پچاس یا اس سے کچھ زائد ہیں۔

آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس نَو میں قتال فرمایا جن کے نام یہ ہیں:

(1)... غزوہ بدر (2)... غزوہ اُحد (3)... غزوہ خندق (4)... غزوہ بنی قُریظہ (5)... غزوہ بنی مُصطلِق (6)... جنگِ خیبر (7)... فتحِ مکّہ (8)... غزوہ حُنَین اور (9)... طائف

نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے وادی قریٰ، غابَّہ اور بنی نُضَیر میں بھی قتال فرمایا ہے۔

❀❀❀❀❀

رسول اللہ ﷺ کے کاتبین و قاصدین

کاتبینِ رسول ﷺ:

کاتبینِ رسول ﷺ کے نام یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(۲)... حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(۳)... حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(۴)... حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۵)... حضرت سیّدنا عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۶)... حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اَرقم اَزہری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۷)... حضرت سیّدنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۸)... حضرت سیّدنا ثابت بن قیس بن شماس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۹)... حضرت سیّدنا خالد بن سعید بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۰).. حضرت سیّدنا حَنظلہ بن ربیع اسدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۱)... حضرت سیّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۲)... حضرت سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۳)... حضرت سیّدنا شُرَحبیل بن حَسنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیّدنا امیرِ مُعاویہ اور حضرت سیّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وحی اور دیگر خطوط وغیرہ لکھنے کے لئے مُختصّ و مقرر کیا ہوا تھا۔

قاصدینِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

(۱)... حضرت سیّدنا عمرو بن اُمیّہ ضَمری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا عمرو بن اُمیّہ ضمری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نجاشی بادشاہ کے پاس قاصد بنا کر بھیجا۔ نجاشی کا نام اصحمہ تھا جس کا معنٰی عطیّہ ہے۔ اِس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خط کو لے کر آنکھوں سے لگایا اور اپنے تخت سے اُتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کر لیا اور کیا ہی اچھا ہوا اس کا مسلمان ہو جانا البتہ اس کا اظہارِ اسلام حضرت سیّدنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور اِن کے اصحاب کی موجودگی میں تھا اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ کئی دنوں تک اس کی قبر پر نور کی کِرنیں دیکھی جاتی رہیں۔

(۲)... حضرت سیّدنا دِحیہ بن خَلیفہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

حضرت سیّدنا دِحیہ بن خلیفہ کلبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے روم کے بادشاہ قیصر کی طرف روانہ فرمایا۔ قیصر کا نام ہرَقل تھا۔ اِس نے حضرت سیّدنا دِحیہ بن خلیفہ کَلبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں چند سوالات کئے۔ جب اِس کے نزدیک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت ثابت ہو گئی تو اس نے اسلام قبول کرنا چاہا لیکن رومیوں نے اسلام قبول کرنے میں ہرَقل سے اتفاق نہ کیا، اب اسے اپنی بادشاہت کے ختم ہو جانے کا خوف ہوا جس کی وجہ سے یہ اسلام لانے سے محروم رہا۔

(۳)... حضرت سیّدنا عبد اللہ بن حُذافہ سَہمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن حُذافہ سَہمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو فارس کے بادشاہ کسریٰ کی جانب روانہ فرمایا۔ اس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خط مبارک کو چاک کر دیا [جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ خبر پہنچائی گئی تو] نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عزّوجلّ اِس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے۔ اللہ عزوجل نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا قبول فرمائی اور اس کی سلطنت اور قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

(۴)... حضرت سیّدنا حاطب بن ابی بلتعہ لَخمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا حاطب بن ابی بلتعہ لَخمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اسکندریہ یعنی مصر کے بادشاہ مقُوقَس کی طرف قاصد بنا کر روانہ کیا۔ اِس نے خط کا خیر مقدم کیا اور ذہنی لحاظ سے اس کو قبول بھی کیا لیکن مسلمان نہ ہوا۔

پھر اِس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت سیّدتنا ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور اپنی بہن حضرت سیّدتنا سیرین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہدیۃً پیش کی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِس کی بہن حضرت سیّدتنا سیرین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا نکاح حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمادیا بعد ازاں اِن سے حضرت سیّدنا عبد الرّحمٰن بن حسّان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیدا ہوئے۔

(5)... حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عمُان کے بادشاہ

جیفر اور عبد کی طرف ایک خط لکھ کر روانہ فرمایا۔ یہ جلندی کے دو بیٹے تھے۔ دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کی تصدیق بھی کی، اور انہوں نے حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے اور لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے وصال تک انہیں کے پاس رہے۔

(۶)... حضرت سیّدنا سَلیط بن عَمرو بن عامِری رضی اللہ عنہ:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا سَلیط بن عَمرو بن عامری رضی اللہ عنہ کو ہَوذہ بن علی حنفی بادشاہِ یمامہ کی طرف روانہ فرمایا۔ اِس نے آپ ﷺ کے خط کی تعظیم کی اور [جواب میں] نبی کریم ﷺ کو خط لکھا: کیا ہی اچھی دعوت ہے جو آپ نے دی۔ میں اپنی قوم کا خطیب اور شاعر ہوں۔ آپ [اپنی حکومت میں سے] کچھ میرے لئے کر دیں [تو میں آپ کی پیروی کرلوں گا] آپ ﷺ نے انکار فرمادیا اور وہ مسلمان نہ ہوا اور فتحِ مکہ کے سال مر گیا۔

(۷)... حضرت سیّدنا شُجاع بن وَہَب اَسدِی رضی اللہ عنہ:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا شُجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو سَر زمینِ شام میں بلقاء کے بادشاہ حارث بن ابی شَمِر کی طرف بھیجا۔ حضرت سیّدنا شجاع بن وَہَب کہتے ہیں: میں اس کے پاس پہنچا اس حال میں کہ وہ دمشق کی سرسبز وشاداب مقام میں تھا۔ اُس نے آپ ﷺ کا خط پڑھا اور پھینک دیا اور جنگ کرنے کا عزمِ مُصَمَّم کرلیا لیکن پھر قیصر بادشاہ نے اسے روک دیا۔

(۸)... حضرت سیّدنا مہاجر بن امیّہ مخزومی رضی اللہ عنہ:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا مہاجر بن اُمیّہ مَخزومی رضی اللہ عنہ کو حارث حمیری کی طرف یمن کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے بھیجا۔

(۹)... حضرت سیّدنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بحرین کے بادشاہ منذر بن ساوی عبدی کی طرف بھیجا اور اُس کے لئے دعوتِ اسلام پر مشتمل ایک خط تحریر فرمایا۔ اُس نے خط کی تصدیق کی اور اسلام بھی قبول کیا۔

(۱۰/۱۱)... حضرت سیّدنا ابو موسی اشعری اور حضرت سیّدنا معاذ بن جبل انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابو موسی اشعری اور حضرت سیّدنا معاذ بن جبل انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو پورے یمن کی طرف داعیِ اسلام بنا کر بھیجا تو تمام اہلِ یمن اور اُن کے سردار بغیر جنگ وجدال کے اطاعت کرتے ہوئے مسلمان ہو گئے۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں

[رسول اللہ ﷺ کے چچا:]

نبی کریم ﷺ کے گیارہ چچا تھے، جن کے نام یہ ہیں:

(۱)... حارث:

حضرت سیّدنا عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سب سے بڑے بیٹے حارث تھے انہی کے نام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت [ابو الحارث] تھی۔ اِن کی اولاد دَر اولاد نبی کریم ﷺ کی صحبت سے مشرّف ہوئی۔

(۲)... قثم:

یہ حارث کے ماں شریک بھائی تھے اور بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔

(۳)... زبیر بن عبد المطّلب:

یہ اشرافِ قریش میں سے تھے۔ ان کے بیٹے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ غزوہ حُنَین میں شریک ہوئے اور ثابت قدم رہے اور جنگ میں شہید پائے گئے۔

مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سات ایسے افراد کے بیچ پائے گئے جن کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے قتل کیا اور اُنہوں نے آپ کو شہید کیا۔ اِن کی بیٹی حضرت سیّدتنا ضُباعہ بنتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحابیت کا شَرَف پایا جب کہ اُمُّ الحکم بنتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے حدیث بھی روایت کی ہے۔

(۴)... حضرت سیّدنا حمزہ بن عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ کے شیر اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شیر ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قدیمُ الاِسلام صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینہ منوَّرہ ہجرت فرمائی، غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اُحد کے دن شہید کئے گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی۔

(۵)... حضرت سیّدنا ابو الفضل عبّاس بن عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عمر میں تین سال بڑے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسلام قبول فرمایا اور مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دس بیٹے تھے جن میں سے حضرت سیّدنا فضل بن عباس، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس اور حضرت سیّدنا قثم بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم صحابی تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وِصال حضرت سیّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں بتّیس سِنہ ہجری مدینہ منوَّرہ میں ہوا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچاؤں میں حضرت سیّدنا عباس و حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہی مشرَّف باسلام ہوئے۔

(۶)... ابو طالب بن عبد المطلب:

اس کا نام عبدِ مناف تھا، یہ [نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد] حضرت سیّدنا عبد اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ماں شریک اور جنگِ بدر کے بارے میں خواب دیکھنے والی حضرت سیّدتنا عاتکہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے سگے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عَمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔

اِن کی اولاد میں ایک بیٹا طالب بن ابی طالب [جو حالتِ کفر میں مرا جب کہ] عَقیل، جَعفر، علی، اُمّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ [صحابی تھے۔] اُمّ ہانی کا نام فاختہ تھا جب کہ بعض نے کہا: ہند تھا، اور ابو طالب کی اولاد میں جمانۃ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ [1]

(۷)... ابولہب بن عبد المطّلب:

اس کا نام عبد العزّٰی ہے، خوب صورت چہرے والا ہونے کی وجہ سے اس کے والد حضرت سیّدنا عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کو ابو لہب کی کنیت دی۔ اس کی اولاد

---

[1] اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابو طالب کے ایمان لانے نہ لانے کے بارے میں عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ ابو طالب تمام عمر حضور سیّد المرسلین سیّد الاولین والاخرین سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم الیٰ یوم القرار کی حفظ وحمایت وکفایت ونصرت میں مصروف رہے۔ اپنی اولاد سے زیادہ حضور کو عزیز رکھا، اور اس وقت میں ساتھ دیا کہ ایک عالم حضور کا دشمنِ جاں ہوگیا تھا، اور حضور کی محبت میں اپنے تمام عزیزون قریبیوں سے مخالفت گوارا کی، سب کو چھوڑ دینا قبول کیا، کوئی دقیقہ غمگساری و جاں نثاری کا نامرعی نہ رکھا، اور یقیناً جانتے تھے کہ حضور افضل المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے سچے رسول ہیں، ان پر ایمان لانے میں جنت ابدی اور تکذیب میں جہنم دائمی ہے، بنوہاشم کو مرتے وقت وصیت کی کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے، نعت شریف میں قصائد ان سے منقول، اور اُن میں براہ فراست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے۔ بعد بعثت شریف ان کا ظہور ہوا، یہ سب احوال مطالعہ احادیث و مراجعتِ کُتب سیر سے ظاہر، ...... مگر مجرد ان امور سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ کاش یہ افعال واقوال اُن سے حالتِ اسلام میں صادر ہوتے تو سیّدنا عباس بلکہ ظاہراً سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے بھی افضل قرار پاتے اور افضل الاعمام حضور افضل الانام علیہ وعلیٰ آلہ وافضل الصلوۃ والسلام کہلائے جاتے۔ تقدیر الٰہی نے بربنا اُس حکمت کے جسے وہ جانے یا اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم انہیں گروہِ مسلمین و غلامانِ شفیع المذنبین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں شمار کیا جانا منظور نہ فرمایا **فاعتبروایا اولی الابصار**۔ (تو عبرت لو اے نگاہ والو!ت) (القرآن الکریم ۵۹ / ۲) (فتاوی رضویہ، رسالہ: شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، ۲۹ / ۶۵۵، مطبوعۃ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

میں عتبہ ،معتّب،اور دَرَّہ یہ تینوں صحابی تھے،عتبہ اور معتب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ غزوہ حنین میں بھی ثابت قدم رہے۔اور ایک بیٹا عتیبہ بھی تھا جس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایذا پہنچائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِس کے لئے دُعا فرمائی تو دعا کی قبولیت یوں ہوئی کہ شام کی زمین میں زرقاء کے مقام پر شیر نے اسے چیڑ پھاڑ دیا جیسا کی اس کی تفصیل معجزات کے باب میں آئے گی۔

(۸)... عبد الکعبہ

(۹)... حجل: حجل کا نام مغیرہ ہے۔

(۱۰)... اور ضرار:

جو حضرت سیّدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ماں شریک بھائی تھا۔

(۱۱)... اور غیداق:

اس کو غیداق کہا گیا کیوں کہ یہ اہلِ قریش میں سب سے زیادہ سخی اور ان میں سب سے زیادہ کھانا کھلانے والا تھا۔

[رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھیاں:]

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی چھ پھوپھیاں تھیں:

(۱)... حضرت سیّدتنا صَفِیَّہ بنتِ عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ماں شریک بہن اور حضرت سیّدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مسلمان ہوئیں اور ہجرت کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی وفات حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔

(۲)... حضرت سیّدتنا عاتکہ بنتِ عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا:

کہا گیا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اسلام قبول کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بدر کے

بارے میں خواب دیکھنے والی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ابو اُمَیّہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کی زوجہ ہیں۔ ان سے عبد اللہ-یہ مسلمان ہوئے اور صحابیت کا شَرَف پایا-اور زُہیر اور قریبۃ الکبریٰ پیدا ہوئے۔

(۳)... اروی بنتِ عبد المطّلب:

آپ عمیر بن وہب بن عبد الدار کی زوجہ ہیں۔ ان سے طُلیب بن عمیر پیدا ہوئے [آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بدری صحابی تھے] جو مہاجرین اولین میں سے تھے، جنگ بدر میں شریک ہوئے اور میدانِ جنگ میں شہید پائے گئے اور اِن کی کوئی اولاد نہ تھی۔

(۴)... اُمیمہ بنتِ عبد المطّلب:

آپ جحش بن رئاب کی زوجہ ہیں۔ اِن سے حضرت سیّدنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ-جو جنگ اُحُد میں شہید ہوئے-اورابو احمد اعمیٰ -جو ایک اچھا شاعر تھا اس کا نام عبد تھا- اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت سیّدتنا زینب اور حضرت سیّدتنا حبیبہ، اور حضرت سیّدتنا حمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُنَّ، یہ سب صحابی تھے اور عبید اللہ بن جحش-یہ مسلمان ہوا پھر مرتد ہوا اور حبشہ میں کافر ہو کر مرا- پیدا ہوئے۔

(۵)... برّہ بنتِ عبد المطّلب:

آپ عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کی زوجہ ہیں ان سے ابو سلمہ پیدا ہوا اس کا نام عبد اللہ تھا جو اُم المؤمنین حضرت سیّدتنا اُم سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کا حضور اکرم ﷺ سے پہلے شوہر تھا اور عبد الاسد کے بعد ابو رھم بن عبد العزیٰ بن ابی قیس نے برہ سے نکاح کیا اور اس سے ابو سبرہ بن ابو رھم پیدا ہوا۔

(۶)... اُمّ حکیم:

اور یہ بیضاء بنتِ عبد المَطّلب ہے۔ آپ کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف کی زوجہ ہیں اِن سے اروی بنتِ کُرَیز کی ولادت ہوئی جو کہ حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی والدہ ہیں۔

❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کی اَزواجِ مُطَہَّرات

(۱)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجہ بنت خُوَیلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے جن سے نکاح فرمایا وہ حضرت سیّدتنا خدیجہ بنت خُوَیلد بن اسد بن عبد العزّٰی ہیں۔ آپ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں اِن سے نکاح فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عنہا نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا حضور ﷺ کی سچی وزیر و معین تھیں۔

ہجرتِ مدینہ سے تین سال پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا وصال ہوا یہی اصحّ قول ہے، بعض نے کہا: ہجرتِ مدینہ سے پانچ سال پہلے جب کہ بعض نے کہا: چار سال پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا وصال ہوا۔

(۲)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا سودہ بنتِ زَمعَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدتنا خدیجۃ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے [انتقال فرمانے کے] بعد ہجرتِ مدینہ سے پہلے حضرت سیّدتنا سَودَہ بنتِ زَمعَہ بن قیس بن عبدِ شمس بن عبد وِدّ بن نَصر بن مالک بن حِسل بن عامر بن لُوَی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے نکاح فرمایا۔

نبی کریم ﷺ [کے نکاح فرمانے] سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سہیل بن عَمرو کے بھائی، سکران بن عمرو کی زوجیّت میں تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نبی کریم ﷺ کی زوجیت ہی میں عمر رَسیدہ ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے دن بھی حضرت سیّدتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے لئے

کر دیئے جس پر آپ ﷺ نے ارادہ طلاق ترک فرمالیا۔

(۳)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی کریم ﷺ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہجرت مدینہ سے دو سال پہلے مکّہ مکرّمہ میں نکاح فرمایا جب کہ بعض نے کہا: [ہجرتِ مدینہ سے] تین سال پہلے۔

بوقتِ نکاح آپ رضی اللہ عنہا کی عمر چھ سال تھی، بعض نے کہا: کہ سات سال لیکن پہلا قول اصحّ ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے سات ماہ بعد جب کہ بعض نے کہا: اٹھارہ ماہ بعد نَو سال کی عمر میں رُخصتی فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال اٹھاون سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا، ایک قول کے مطابق ستّاون سال کی عمر میں لیکن پہلا قول اصحّ ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کی وصیّت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین کی گئی۔

نبی کریم ﷺ نے کسی باکرہ لڑکی سے نکاح نہ فرمایا سِوائے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُمّ عبد اللہ ہے اور یہ جو مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کا حمل ساقط ہو گیا تھا [کسی حدیث سے] ثابت نہیں۔

(۴)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حَفصَہ بنتِ عمر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے نکاح فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح فرمانے سے پہلے آپ حضرت سیّدنا خُنَیس بن حُذافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجیّت میں تھیں جو کہ صحابیِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھے ،غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو طلاق دی تو جبرئیل امین علیہ الصَّلاۃ والسَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گُزار ہوئے: بے شک اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ حفصہ سے رجوع کریں اس لئے کہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی، قائم اللیل خاتون ہیں اور یہ کہ وہ جنت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ ہیں۔

حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر جُہَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حَفصَہ بنتِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو طلاق دی۔ جب یہ خبر حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پہنچی تو آپ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے اور عرض گزار ہوئے اللہ عزوجل عمر اور اس کی بیٹی کو اس کے بعد کبھی عزت نہ دے۔ جبرئیل امین علیہ الصَّلاۃ والسَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارگاہ میں اگلے روز حاضر ہوئے اور کہنے لگے: بے شک اللہ عزّوجلّ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عمر پر رحم کرتے ہوئے حَفصَہ سے رجوع کا حکم دیتا ہے۔

۲۷ سنہ ہجری میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا وصال ہوا، جب کہ ایک روایت میں ۲۸ سنہ ہجری میں افریقہ کے فتح ہونے کے سال وصال فرمایا۔

(۵)...اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ بنتِ ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نام رَملہ بنتِ صَخَر بن حَرب بن اُمَیّہ بن عبدِ شمس بن عبدِ مناف ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ سر زمینِ حبشہ ہجرت

فرمائی لیکن عبیداللہ بن جحش حبشہ جانے کے بعد نصرانی ہوگیاجب کہ آپ رضی اللہ عنہا اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدتنااُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف نکاح کا پیغام پہنچانے کے لئے حضرت سیّدنا عمرو بن اُمیَّہ ضمری رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی جانب روانہ فرمایاپھر حبشہ جاکر اِن سے نکاح فرمایااور نجاشی بادشاہ نے آپ ﷺ کی طرف سے چار سودینار حق مہر ادا کیاجب کہ حضرت سیّدناعثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے ولی مقرر ہوئے، بعض نے کہا: کہ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ ان کے ولی ووکیل بنائے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کاوصال ۴۴ سنہ ہجری میں ہوا۔

(۶)...اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنااُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کانام ہند بنتِ ابی اُمیَّہ المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مُرَّہ بن کعب بن لؤی بن غالب تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ ﷺ کے عقدِ نکاح فرمانے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا ابو سَلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مَخزوم کی زوجیَّت میں تھیں۔ ۶۲ سنہ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اورجنت البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین ہوئی۔

ازواجِ مُطہَّرات رضی اللہ عنہن میں وصال فرمانے والی سب سے آخری آپ رضی اللہ عنہا ہی ہیں جب کہ بعض نے کہا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سب میں آخری تھیں۔

(۷)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنازینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالٰی عنہا:

نبی کریم ﷺ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنازینب بنت جحش بن رئاب بن یَعْمر بن صَبرہ بن مُرۃ بن کبیر بن غَنم بن دُودان بن اسد بن خزیمہ بن مُدرکہ بن الیاس بن

مضر بن نزار بن معد بن عدنان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا سے نکاح فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبد المطّلب کی بیٹی ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح فرمانے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجیّت میں تھیں ۔جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کو طلاق دی تو اللہ عزّوجلّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کا نکاح آسمان سے کرادیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِن سے ایجاب و قبول نہ فرمایا۔

اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا دیگر ازواجِ مطہّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُنَّ سے ارشاد فرماتی تھیں: تمہارا نکاح تمہارے باپ دادا نے کروایا اور میرا نکاح اللہ عزّوجلّ نے ساتوں آسمان کے اوپر سے کروایا۔

۲۰ سنہ ہجری میں مدینہ منورہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۸)... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب بنتِ خُزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صَعصَعَہ بن معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا سے نکاح فرمایا۔ مساکین کو کثرت سے کھانا کھلانے کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کو اُمُّ المساکین کہا جاتا تھا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عقدِ نکاح فرمانے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا عبد اللہ بن جحش کی زوجیّت میں تھیں جب کہ بعض نے کہا: عبد الطیف بن حارث کی زوجیّت میں تھیں لیکن پہلا قول اصحّ ہے۔

۳ سنہ ہجری میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمایا، [نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نکاح

فرمانے کے بعد] آپ رضی اللہ عنہا کچھ ہی عرصہ تقریباً دو یا تین ماہ زندہ رہیں پھر انتقال فرما گئیں۔

(۹)...اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا جویریہ بنتِ حارث بن ابی ضرار بن (حبیب) بن عائذ بن مالک بن مصطلق خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہا غزوہ بنی مُصطلِق میں قیدی بنالی گئیں تھیں اور [مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت] آپ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے مکاتبت کرلی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کتابت ادا فرمائی اور ٦ سنہ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ربیع الاول کے مہینہ میں چھپن سال کی عمر پاکر آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

(۱۰)...اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا صَفیّہ بنتِ حُیَی رضی اللہ عنہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا صَفیّہ بنتِ حُیی بن اخطب بن ابی یحیٰ بن کعب بن خَزرج نَضریّہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا موسیٰ بن عمران علیہ السّلام کے بھائی حضرت سیّدنا ہارون بن عمران رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھیں۔

۷ سنہ ہجری جنگِ خیبر میں آپ رضی اللہ عنہا قیدی بنالی گئیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کنانہ بن ابی الحقیق کی زوجیّت میں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ بن ابی الحقیق کو واصلِ جہنم کیا اور آپ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرما کر ان کے عتق ہی کو ان کا مہر بنا دیا۔ ۳۰ یا ۵۰ سنہ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

(۱۱)...اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا مَیمُونہ بنتِ

حارث رضی اللہ عنہا :

نبی کریم ﷺ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا مَیمونہ بنت حارث بن حَزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صَعْصَعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا خالد بن ولید اور حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں۔

آپ ﷺ نے سَرف کے مقام میں آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور اسی مقام پر شبِ زَفاف فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال بھی اسی مقام پر ہوا اور یہ مقام مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ایک کنواں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اُمَّہات المؤمنین میں سب سے آخری ہیں جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح فرمایا۔ ۶۳ سنہ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

اور یہ وہ تمام ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عنہن ہیں جن سے آپ ﷺ نے تعلق قائم فرمایا اور وہ گیارہ ہیں جب کہ سات سے صرف عقد نکاح فرمایا ازدواجی تعلّق قائم نہ فرمایا۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کے خادمین

(۱)... حضرت سیّدنا اَنس بن مالک بن نَضر انصاری رضی اللہ عنہ

(۲)... حضرت سیّدتنا ہند اور

(۳)... حضرت سیّدتنا اسماء رضی اللہ عنہما جو حارثہ اسلمی کی بیٹیاں ہیں۔

(۴)... حضرت سیّدنا رَبیعہ بن کَعب رضی اللہ عنہ

(۵)... حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آپ صاحبِ نعلین تھے، نبی کریم ﷺ جب قیام فرماتے تو آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کو نعلین پہنایا کرتے اور جب آپ ﷺ کہیں تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کے کھڑے ہونے تک نعلینِ

مبارک اپنی بغلوں میں رکھا کرتے تھے۔

(۶)... حضرت سیّدنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، **آپ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **صاحب بغلہ (خچر کی حفاظت کرنے والے)** تھے۔ سفر میں آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھاما کرتے تھے۔

(۷)... حضرت سیّدنا بلال بن رباح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، آپ ﷺ کے مؤذن تھے۔

(۸)... حضرت سیّدنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، آپ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(۹)... حضرت سیّدنا ذو مِخمر یا ذو مِخبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، آپ نجاشی کے بھتیجے تھے کہا گیا بھانجے تھے۔

(۱۰)... حضرت سیّدنا بُکیر بن شَدّاخ لیثی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، بعض نے کہا: بکر بن شدّاخ۔

(۱۱)... اور حضرت سیدنا ابو ذر غفّاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کے غلام اور باندیاں

رسول اللہ ﷺ کے غلام:

(۱)... زید بن حارثہ بن شُرَاحیل کَلبی

(۲)... ان کے بیٹے اسامہ بن زید، اسامہ بن زید کو الحِبُّ ابن الحِبِّ (محبوب ابن محبوب) کہا جاتا تھا۔

(۳)... ثوبان بن بجدد، آپ نسبی اعتبار سے یمنی تھے۔

(۴)... ابو کَبشہ مکہ میں پیدا ہونے والوں میں سے، کہا جاتا ہے ان کا نام سُلیم تھا میدانِ بدر میں حاضر ہوئے، اور کہا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ آپ سرزمینِ دَوس کے پیدا ہونے والوں میں سے تھے۔

(۵)... انسہ، سراہ کے پیدا ہونے والوں میں سے تھے۔

(۶)... صالح، جن کا لقب شقران تھا۔

(۷)... رباح **(۸)**... اسود

(۹)... یسار، نوبی

(۱۰)... ابو رافع، ان کا نام اسلم تھا، کہا گیا کہ ابراہیم تھا اور یہ حضرت عباس کے غلام تھے پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ہبہ کر دیئے اور آپ ﷺ نے ان کو آزاد فرمادیا۔

(۱۱)... ابو مُوَیہبہ، قبیلہ مُزینہ سے۔

(۱۲)... فضالہ، شام میں قیام فرما ہوئے تھے۔

(۱۳)... رافع، یہ سعید بن عاص کا غلام تھا، اس کے انتقال کے بعد اس کی اولاد اس غلام کی وارث بنی، کچھ نے اس غلام کو آزاد کر دیا جب کہ بعض نے نہیں کیا، تو رافع نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں فریاد لے کر آئے پھر یہ غلام نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا گیا تو رافع کہا کرتے: میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔

(۱۴)... مِدعَم

(۱۵)... اسود، رفاعہ بن زید جذامی نے نبی کریم ﷺ کے لئے اس غلام کو ہبہ کر دیا تھا۔ یہ غلام حسمی قبیلہ کا مُولِّد تھا جو وادی قری میں قتل کئے گئے۔

(۱۶)... کرکرہ، یہ آپ ﷺ کے مزاج پر تھے۔

(۱۷)... زید، یہ ہلال بن یسار بن زید کے دادا تھے۔

(۱۸)... عبید

(۱۹)... طہمان، انہیں کیسان یا مہران یاذکوان یا مروان بھی کہا جاتا ہے۔

(۲۰)... مابور قبطی، یہ مقوقش نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا۔

(۲۱)... واقد (۲۲)... ابو واقد

(۲۳)... ہشام (۲۴)... ابو ضُمَیرہ

(۲۵)... حنین (۲۶)... ابو عسیب، اِس کا نام احمر ہے۔

(۲۷)... ابو عبید اور

(۲۸)... سفینہ ،یہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کا غلام تھا پھر انہوں نے اس غلام کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنی ساری زندگی گزارنے کی شرط پر آزاد کر دیا، جس پر اس غلام نے کہا: اگر آپ میرے لئے یہ شرط نہ بھی لگاتیں تو بھی میں کبھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت ترک نہ فرماتا۔ یہ نبی کریم ﷺ کے مشہور غلام ہیں، کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے غلاموں کی تعداد چالیس ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی باندیاں:۔

(۱)... سلمٰی اُمِّ رافع

(۲)... بَرَکۃ، جن کی کنیت اُمِّ ایمن تھی، آپ ﷺ نے اسے اپنے والد کے ورثہ سے پایا۔ برکۃ اسامہ بن زید کی والدہ ہیں۔

(۳)... میمونہ بنت سعد (۴)... خضرہ اور (۵)... رَضویٰ۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کی سواریاں

[اَفراس / گھوڑے:]

(۱)... سَکَب:

پہلا گھوڑا جو نبی کریم ﷺ کی ملکیّت میں آیا وہ سَکَب ہے ۔ آپ ﷺ نے اسے بنی فَزَارہ کے دیہاتی سے دَس اَوقِیَہ میں خرید فرمایا تھا۔ دیہاتی کے پاس اس گھوڑے کا نام ضَرس تھا آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر سَکَب کر دیا۔ گھوڑا اغرّ محجّل

طَلقَ الیَمَن تھا۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے جہاد فرمایا۔[1]

(۲)... سَبحَہ:

نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا سَبحَہ تھا، اسی گھوڑے پر آپ ﷺ گھڑ دوڑ فرماتے اور آگے آگے رہتے پھر آپ ﷺ اس سے بہت خوش اور مسرور ہوتے تھے۔

(۳)... مُرتَجِز:

نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا مُرتَجِز تھا جو آپ ﷺ نے خریدا اُس دیہاتی سے [جو فروخت کرنے کے بعد منکر ہو گیا تھا] جس کے لئے حضرت سیّدنا خزیمہ بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے گواہی دی۔ یہ دیہاتی قبیلہ بنی مُرَّہ سے تھا۔

(۴)... لِزاز (۵)... ظَرب اور (۶)... لحَیف:

حضرت سیّدنا سَہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ارشاد فرماتے ہیں: میرے پاس نبی کریم ﷺ کے تین گھوڑے تھے: لِزاز، ظَرب اور لُحَیف، بہر حال لزاز: یہ مقوقس (شاہ اسکندریّہ) نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا اور لحیف: یہ ربیعہ بن ابی براء نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا اور آپ ﷺ نے اِس کے عوض بنی کِلاب کے چند اونٹ عطا فرمائے۔ اور ظَرب: یہ فَروَہ بن عَمرو جذامی نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا۔

(۷)... ورد:

نبی کریم ﷺ کے ایک گھوڑا کو ورد کہا جاتا تھا یہ حضرت سیّدنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے آپ ﷺ کو ہدیہ کیا تھا پھر آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو عطا فرمادیا، انہوں نے یہ گھوڑا غازی کو جہاد کے لئے دے دیا پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے اُسے گھوڑے کو فروخت کرتے ہوئے

---

[1] اَغَرّ: اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی پیشانی پر ایک دِرَم سے زیادہ سفیدی ہو۔ مُحَجَّل: وہ گھوڑا جس کے چاروں چاروں ہاتھ پاؤں سفید ہوں، طلق الیمن: وہ گھوڑا جس کے دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ سفید ہوں اور ایک ہاتھ میں سفیدی نہ ہو۔

پایا[آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس سے وہ گھوڑا خریدنا چاہا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز راہِ خدا میں صدقہ کردی جائے اُسے دوبارہ لوٹانا نہیں چاہیے]

[بغل / خچّر:]

دُلدُل:

نبی کریم ﷺ کے خچّر کا نام دُلدُل تھا۔ آپ ﷺ سفر میں اس پر سواری فرماتے۔ نبی کریم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد تک زندہ رہا حتیٰ کہ وہ عُمر رسیدہ ہوا اور اس کے دانت ٹوٹے اور اس کے لئے چاول پیسے جانے لگے۔ اور ینبع [سعودی عرب کا ایک علاقہ جو صوبہ المدینہ میں واقع ہے] میں انتقال ہوا۔

[حِمار / دارز گوش:]

عَفیر:

نبی کریم ﷺ کا دارز گوش جس کا نام عفیر تھا حجۃ الوَداع میں مر گیا۔

[اونٹنیاں:]

کثرت سے دودھ دینے والی اونٹنیاں:

نبی کریم ﷺ کی بیس دودھ دینے والی اونٹیاں تھیں جو[مدینہ طیبہ کے نواح میں مقام] غابہ میں چرائی جاتی تھیں جن سے ہر رات دو مشکیزے دودھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں لایا جاتا تھا[جو آپ ﷺ کے اہلِ وعیال پر خرچ ہوتا تھا] ان میں کثرت سے دودھ دینے والی اونٹیاں یہ تھیں:

(۱) حنّاء (۲) سمراء (۳) عریس (۴) سعدیہ (۵) بغوم (۶) یسیرہ (۷) ریا

(۸)...بُردَہ:

نبی کریم ﷺ کے لئے ایک دودھ دینے والی اونٹی مُختص تھی جسے بُردہ کہا جاتا تھا جو حضرت سیّدنا ضحّاک بن سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ ﷺ کو ہدیہ کی تھی یہ کثرت سے دودھ دینے والی دو اونٹنیوں کے برابر تنہا دودھ دیتی تھی۔

(۹)... مُہرَہ:

نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام مُہرہ تھا جو حضرت سیّدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ نے بنی عقیل اور شقراء کے جانوروں سے بھیجے تھے۔

(۱۰)... عَضباء:

نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء تھا جسے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی حریش کے اونٹوں میں سے آٹھ سو درہم کے عوض خریدا تھا پھر آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے چار سَو درہَم کے عِوض خرید فرمایا، اسی پر سوار ہو کر آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی تھی اور جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو [حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس یہ] اونٹنی بیٹھ گئی تھی یہی قصواء اور جدعاء ہے، یہ وہ اونٹنی ہے جس پر ایک اعرابی کا اونٹ دوڑ میں سبقت لے گیا تو یہ بات صحابہ کرام علیہم الرضوان پر شاق گُزری۔

[بکریاں:]

نبی کریم ﷺ کی دودھ دینے والی بکریاں سات تھیں:

(۱)... عجزہ (۲)... زمزم (۳)... سُقیا (۴)... برکہ، (۵)... ورشہ (۶)... اطلال، (۷)... اطراف، اور سو بکریاں تھیں۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار مبارک

(۱)... نیزے:

نبی کریم ﷺ کے تین نیزے تھے جو آپ ﷺ کو قبیلہ بنی قَینقاع کے ہتھیاروں سے ملے تھے اور تین کمانیں تھیں ایک کمان کا نام "رَوحَاء" ایک کا نام "شَوحَط" ایک کمان کو "صَفراء" کہا جاتا تھا۔

تمثال:

نبی کریم ﷺ کی ایک ڈھال "تمثال" تھی جس میں بھیڑ کی تصویر تھی، آپ ﷺ نے اس جگہ تصویر ناپسند جانا تو آپ ﷺ نے صبح کی اس حال میں کہ اللہ عزّوجلّ نے اُس ڈھال سے تصویر کو مٹا دیا تھا۔

تلواریں:

نبی کریم ﷺ کی تلوار "ذوالفقار" تھی جو بدر میں آپ ﷺ کو مالِ غنیمت میں ملی تھی یہ وہی ہے جس کے بارے میں اُحد کے دن آپ ﷺ نے خواب دیکھا اور یہ مُنَبَّہ بن حجّاج سہمی کی تلوار تھی (اور یہ جو کہا گیا- کہ یہ تلوار جنّت سے اُتری اور آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کو دی- صحیح نہیں ہے۔) اور بنی قینقاع کے ہتھیاروں سے تین تلواریں ملیں:"سیفِ قلعی، سیف بتّار، اور سیفِ حَتَف"۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے پاس "مِخذَم "اور"رَسُوب " تھی جس کو آپ ﷺ نے قیمتہً حاصل کیا اور یہ قبیلہ طیئ کا بت ہے۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی تلوار کا نعل، تلوار کے دستہ کے کنارہ لگا ہوا حصہ اور اس کے مابین جتنا حلقہ ہے سب چاندی کا تھا۔

زرہ:

قبیلہ بنی قینقاع کے اسلحہ سے دو زرہیں ملی تھی ایک کو "سعدیَّہ "اور دوسری کو "فضَّہ" کہا جاتا تھا۔

حضرت سیّدنا محمد بن سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: میں نے اُحد کے دن آپ ﷺ [کے مبارک جسم] پر دو زرہیں دیکھیں: ایک ذاتُ الفضول اور دوسری فضَّہ، یوں ہی خیبر کے دن دو ذرہیں [پہنے ہوئے] دیکھا: ایک ذاتُ الفضول اور دوسری سعدیَّہ۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کو جب آتے ہوئے دیکھتے تو یوں کہا کرتے:

أمینٌ مصطفی بالخیر یَدْعو
کضوءِ البَدْرِ زَایَله الظلامُ

یعنی، امانت دار چنے ہوئے خیر کو لانے والے ہیں چودھویں کے چاند کی چمک کی طرح جس سے تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا: حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زُہیر بن ابی سلمٰی کا شعر جو اُس نے ہَرَم بن سِنان کے بارے میں کہا گُنگنایا کرتے تھے۔ وہ کہتا ہے:

لو کنتَ من شیءٍ سوی بَشَرٍ
کنتَ المضیء للیلۃ البدرِ

یعنی اگر تو بشر کے علاوہ کچھ اَور ہوتا تو چودھویں رات کا چمکتا چاند ہوتا۔

پھر شُرکائے مجلس سے ارشاد فرماتے: اس طرح تو آپ ﷺ ہی ہوں سکتے ہیں، آپ کے علاوہ کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ سُرخی مائل سفید رنگ والے تھے، آنکھیں نہایت خوبصورت سیاہ تھیں، بال سیدھے تھے جب کہ داڑھی مبارک خوب گھنی تھی، رخسار بھرا ہوا تھا بال کانوں تک تھے، سینہ پیٹ کے بال باریک تھے، گردن چاندی کا لوٹا معلوم ہوتا تھا، سینہ سے ناف تک شاخ کی طرح بال تھے، سینے اور شکم میں اس کے سوا کوئی بال نہ تھے، ہتھیلی بھری ہوئی تھی جب چلتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پتھر کی چٹان سے اُتر رہے ہیں، جب مڑتے تھے پورا مڑتے تھے، آپ ﷺ کے

چہرے کا پسینہ موتی کی طرح معلوم ہوتا تھا، پسینہ کی خوشبو تیز مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ تھی، چھوٹے قد نہ تھے نہ بلند وبالا، نہ کسی کام میں عاجز تھے اور نہ ہی بد خلق، میں نے آپ ﷺ کا مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے مابین مہرِ نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی، کشادہ سینہ، سب سے زیادہ حق گو، انتہائی ذمہ دار، نرم دل ونرم مزاج اور خاندانی لحاظ سے انتہائی معزز تھے، جو شخص آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا تھا وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو آپ ﷺ سے میل جول رکھتا تو آپ ﷺ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

حضور سرور ﷺ کی مدح وسرائی کرنے والے بیان کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ کا مثل آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کبھی نہیں دیکھا۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ درمیانہ قد والے تھے، دو کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا، آپ ﷺ کے بال مبارک تھے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سُرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھی۔

حضرت سیّدتنا اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسا شخص دیکھا جس کا حسن نمایاں اور چہرہ نہایت ہشّاش بشّاش اور خوبصورت تھا اور اخلاق اچھے تھے نہ رنگ کی زیادہ سفیدی انہیں معیوب بنا رہی تھی اور نہ گردن سر کا پتلا ہونا ان میں نقص پیدا کر رہا تھا، بہت خوبرُو اور حسین تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں اور پلکیں لمبی تھیں اُن کی آواز گونج دار تھی سیاہ چشم وسُرمگیں دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے تھے، بالوں کی سیاہی خوب تیز تھی، گردن چمک دار اور رِیش مبارک گھنی تھی، جب وہ خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے اور جب گفتگو فرماتے تو چہرہ اقدس پُر نور اور بارونق ہوتا، گفتگو گویا موتیوں کی لڑی جس سے موتی جھڑ رہے ہوتے گفتگو واضح ہوتی نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ ہوتی، دور سے

دیکھنے پر سب سے زیادہ بارُعب اور جمیل نظر آتے اور قریب سے دیکھیں تو سب سے زیادہ خُوب رُو شیریں گفتار اور حسین دکھائی دیتے، قد درمیانہ تھا نہ اتنا طویل کہ آنکھوں کو بُرا لگے اور نہ اتنا پست کہ آنکھیں معیوب جانیں، آپ ﷺ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ تھے جو خوب سرسبز وشاداب اور قد آوار ہو۔ اُن کے ساتھی اُن کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے جب آپ ﷺ کچھ فرماتے تو وہ ہمہ تن گوش ہو کر غور سے سُنتے اور اگر آپ ﷺ حکم دیتے تو وہ فوراًاُسے بجالاتے، سب آپ ﷺ کے خادم تھے اور آپ ﷺ نہ تُرش رَو تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کی جاتی تھی۔

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنْهُ کا حُلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ درمیانہ قد تھے نہ بہت لمبے اور نہ ہی بہت پستہ قد، درخشاں رنگ والے تھے نہ بہت سفید نہ بہت گندمی رنگ، نہ ہی گنجان گھنگھریالے بال والے تھے اور نہ سیدھے بال والے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنْهُ نبی کریم ﷺ کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں: سرکار دوعالم ﷺ کا جسم اطہر خوب بھرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور چودھویں کے چاند کی طرح جگمگاتا تھا۔ آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا۔ آپ ﷺ کا سر مبارک بڑا، آپ ﷺ کے بال مبارک متوسّط تھے کہ نہ بالکل سیدھے نہ بالکل خمدار اگر بالوں کو دو طرفہ کرتے تو مانگ نکل آتی ورنہ نہیں۔ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لَو سے بڑھے ہوئے ہوتے اگر آپ ﷺ ان کو چھوڑتے، آپ ﷺ کا رنگ گورا، پیشانی کشادہ تھی اَبرو باریک اور لمبے باہم ملے ہوئے نہ تھے، دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رَگ تھی جو غصہ کے وقت اُبھر جاتی، آپ ﷺ کی ناک باریک اور اونچی، اس میں نور تھا جو بلند تھا، جو شخص بلا تامل دیکھتا وہ گمان کرتا کہ درمیان میں حصہ اونچا ہے، آپ ﷺ کی داڑھی گھنی، آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ، رُخسار پتلے، فراخ دَہن، چمکتے ہوئے کھلے دانت، آپ ﷺ کی گردن شفاف گویا صاف چاندی کی خوبصورت صراحی، آپ

ﷺ کے اعضاء مُعتَدل، بھرے ہوئے گوشت والے باہم ملے ہوئے، پیٹ اور سینہ ہموار، چوڑا سینہ، دونوں کندھوں کے مابین فاصلہ، فربہ جوڑوں والے، برہنہ بدن (برہنہ سے مراد جب ستر کے علاوہ بدن کے کسی حصہ سے کپڑا اہٹا ہوتا) کی حالت میں بدن چمکتا، گلے سے ناف تک بالوں کی لکیر مثل ایک خط کے نظر آتی، پستان مبارک بالوں سے خالی، اُس کی سواکلائی، مونڈھے اور سینہ کے بالائی حصہ پر بال تھے، بازو لمبے، ہتھیلی چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی، دونوں قدم بھی بھرے ہوئے، انگلیاں لمبی، اعصاب لمبے، آپ ﷺ کے دونوں قدم درمیان سے قدرے بلند صاف ونرم کہ ان دونوں پر سے پانی فوراً بہہ جائے جب اِن پر پانی ڈالا جائے۔ چلتے ہوئے اطمینان سے قدم اُٹھاتے، وقار کے ساتھ جھک کر چلتے، قدم لمبا رکھتے، جب آپ ﷺ چلتے تو گویا آپ ﷺ اوپر سے نیچے اُتر رہے ہیں، جب آپ ﷺ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے انہماک سے متوجہ ہوتے، نگاہ نیچی رکھتے، زمین پر آپ ﷺ کی نظر بہ نسبت آسمان کی طرف کرنے سے زیادہ تھی، آپ ﷺ کی نظر اکثر گوشہ چشم سے ہوتی، اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے، جو ملاقات کرتا، اُس کے سلام سے پہلے آپ ﷺ سلام کرتے۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ

نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: جنگ کی شدّت کے دوران جب ایک قوم دوسری قوم پر حملہ آور ہوتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کو اپنی پناہ گاہ تصور کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ جب بھی آپ ﷺ سے کسی چیز کا سُوال کیا گیا آپ ﷺ نے "لا" (منع) نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حلم یعنی بُردبار تھے۔

آپ ﷺ پردے میں رہنے والی شرمیلی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم وحیاء والے تھے۔ آپ ﷺ کسی کے چہرے پر نگاہیں نہیں گھاڑتے تھے۔ ذاتی انتقام اور اپنی ذات کے لئے غصہ کرنے والے نہ تھے مگر یہ کہ اللہ عزوجل کے احکامات کو پامال کیا جائے تو آپ ﷺ اللہ عزوجل کے لئے انتقام لیا کرتے تھے اور جب غصہ فرماتے تو آپ ﷺ کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ آپ ﷺ کے نظر میں ادائیگی حقوق کے معاملے میں قریب وبعید قوی وضعیف سب برابر تھے۔

آپ ﷺ نے کبھی کھانے کو عیب نہیں لگایا اگر پسند آتا تو تناول فرمالیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو تناول نہ فرماتے۔ آپ ﷺ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا۔

آپ ﷺ بازار میں کھانا نہیں کھاتے تھے اور کسی مباح چیز سے منع بھی نہیں کرتے تھے کھجور ہو یا روٹی، بُھنا ہوا گوشت ہو یا گندم اور چاول کی روٹی الغرض جو ملتا اُسے تناول فرمالیتے کبھی کبھی صرف دودھ ہی پر گزارا کر لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پکی تازہ کھجوروں کے ساتھ خربوزہ تناول فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو حلوا اور شہد بہت پسند تھا۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس حال میں کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی سیر ہو کر چاول کی روٹی تناول نہ فرمائی۔ نبی پاک ﷺ کے گھر والوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ ایک ایک دو دو ماہ تک آپ ﷺ کے گھر چولھانہ جلایا گیا اور آپ ﷺ کے اہلِ خانہ کی غذا کھجور اور پانی تھی۔

نبی کریم ﷺ ہدایا وتحائف قبول فرماتے لیکن صدقہ نہیں کھاتے تھے۔ آپ ﷺ تحفے تحائف پیش کیا کرتے تھے۔ کھانے پینے اور پہننے میں خوش نمائی نہیں کرتے تھے جو ملتا کھالیتے جو ملتا پہن لیتے۔ آپ ﷺ اپنے جوتے خود ہی سی لیتے تھے کپڑوں کو پیوند بھی لگا لیا کرتے تھے اور گھر کے کام میں اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور آپ ﷺ مریضوں کی عیادت بھی کیا کرتے تھے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی فرمانے والے تھے غنی ہو یا فقیر شریف ہو یا

کمزور ہر ایک کی دعوت آپ ﷺ قبول فرماتے تھے۔ مساکین سے محبت فرماتے اُن کے جنازوں میں حاضر ہوتے، اُن کے مریضوں کی عیادت کرتے، کسی فقیر کی اُس کے فقر کی وجہ سے تحقیر نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی بادشاہ کی بادشاہت سے مرعوب ہوتے۔ گھوڑا، اونٹ، گدھے اور خچر کی سواری فرماتے اور اپنے غلام یا اصحاب وغیرہ کو اپنا ردیف بناتے تھے۔ کسی بھی شخص کو اپنے پیچھے نہیں چلنے دیتے تھے آپ ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے: میری پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑ دو۔ آپ ﷺ اُونی لباس زیب تن فرماتے اور مٹیالے رنگ کے جوتے استعمال فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کو لباس میں سُرخ اور سفید دھاری دار یمنی چادر بہت پسند تھی۔

نبی کریم ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی جس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا آپ ﷺ کبھی اُسے دائیں اور کبھی بائیں ہاتھ کی خنصر میں پہنا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بھوک کی شدت کی وجہ سے کبھی کبھی شکم اطہر پر پتھر بھی باندھا کرتے تھے حالاں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب، سرور عالم ﷺ کو زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی تھیں لیکن آپ ﷺ نے اُسے لینے سے انکار فرمایا اور دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں اُخروی نعمتوں کو ہی اختیار فرمایا۔ آپ ﷺ لغو وبے ہودہ اور فضول باتوں سے بچا کرتے تھے کثرت سے ذکر اللہ کرتے، نماز طویل اور خطبہ مختصر دیا کرتے تھے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ مسکراتے تھے امت کے بارے دائم الفکر اور دائم الحزن ہونے کے باوجود آپ ﷺ کا چہرا ہشاش بشاش ہوتا تھا۔ آپ ﷺ خوشبو پسند فرماتے اور بدبو ناپسند فرماتے تھے۔ اہلِ شرف سے اُلفت ومحبت فرماتے جبکہ صاحب فضل کی عزت واکرام فرماتے تھے۔

آپ ﷺ مباح وجائز کھیل دیکھا کرتے (اُس کو ناپسند نہیں کرتے تھے) مزاح فرماتے اور وہ نہ ہوتا مگر حق اور سچ بات۔ عذر بیان کرنے والوں کا عذر قبول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے غلام اور لونڈیاں تھیں آپ ﷺ کھانے پینے اور لباس میں ان پر اپنی برتری نہ جتاتے تھے۔ اپنے اور اہل وعیال کی ضروریات کے علاوہ

آپ ﷺ کا تمام وقت اللہ عزوجل کے دین کی خدمت میں صرف ہوتا تھا۔
آپ ﷺ کا کوئی وقت ایسا نہ گزرا تھا جس میں اللہ عزوجل کے لئے کوئی عمل نہ ہو یا پھر اُس کام میں آپ ﷺ کا وقت گزرا جس کا ہونا آپ کے لئے یا آپ کے اہل خانہ کے لئے ضروری تھا۔
نبی کریم ﷺ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی نبی علیہ السّلام ایسا نہ ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔
حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ کا خُلق قرآن تھا، آپ ﷺ اگر غصہ فرماتے تو اللہ عزّوجلّ کے لئے اور اگر کسی سے راضی رہتے تو بھی اللہ عزّوجلّ کے لئے۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ ارشاد فرماتے ہیں:
میں نے کسی ریشم و دیباج کو نہ چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم وملائم ہو اور نہ ہی میں نے کسی خوشبو کو سونگھا جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو، میں دس سال آپ ﷺ کی خدمت میں رہا، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف نہ کہا اور نہ ہی کبھی کسی ایسی چیز کے لئے جس کو میں نے کیا یہ کہا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا، اور نہ ہی کبھی ایسی چیز کے لئے جس کو میں نے نہیں کیا کہا ہو کہ کیا تم نے ایسا ایسا نہیں کیا؟ (یعنی جو کام کیا اُس پر ڈانٹا نہیں کہ کیوں کیا، اور جو کام رہ گیا اُس پر عار نہیں دلائی)

اللہ عزّوجلّ نے آپ ﷺ کے لئے تمام اخلاق اور محاسنِ افعال کو جمع فرمادیا۔
آپ ﷺ کو تمام اوّلین وآخرین اور جس میں نجات وکامیابی ہے کا علم عطا فرمایا۔ آپ ﷺ اُمّی ہیں جو کسی سے نہ پڑھے نہ لکھے اور نہ ہی کوئی انسان آپ کا معلِم واستاذ تھا۔ آپ ﷺ نے جہالت اور صحرائی علاقوں میں پرورش پائی۔ اللہ عزّوجلّ نے آپ

ﷺ کو وہ کچھ دیا جو عالمین میں سے کسی کو نہ دیا اور تمام اوّلین و آخرین میں آپ کو چن لیا ہے آپ پر روزِ جزا تک دائمی صلوۃ و سلام ہو۔

☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کے معجزات

(۱)...قرآن مجید عظیم معجزہ ہے:

قرآن مجید فرقان حمید نبی کریم ﷺ کے معجزات میں سے عظیم معجزہ ہے، باطل اس میں کسی جانب سے داخل نہیں ہو سکتا، حکمت والے تعریف کئے ہوئے کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کو عاجز و حیران کر دیا، اِس کی مثل دَس سورتیں یا ایک سورت یا کوئی ایک ہی آیت لانے سے عاجز کر دیا۔ مشرکین نے اِس کے معجز ہونے کی گواہی دی جب کہ منکرین و ملحدین نے اس کتاب کے حق و سچ ہونے کی تصدیق کی۔

(۲)... معجزہ شقِّ قمر:

مشرکینِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سچے نبی ہونے کی نشانی طلب کی تو آپ ﷺ نے چاند کو شقّ کیا حتیٰ کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱﴾ [القمر:۱] ترجمہ: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند (کنزالایمان) سے یہی معجزہ مراد ہے۔

(۳)... غیب کی خبر:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور میری امت کا ملک وہاں تک ہی پہنچے گا جہاں تک کہ میرے لیے سمیٹ دیا گیا۔

اللہ عزّوجلّ نے اپنے محبوب ﷺ کے کلام کو سچ کر دکھایا کہ آپ ﷺ کی اُمَّت کی بادشاہت مشرق و مغرب کی انتہاء تک پہنچی اور جنوب و شمال کی جانب نہیں

پھیل سکی۔

(۴)... کھجور کے تنے کا فراقِ رسول ﷺ میں رونا:

نبی کریم ﷺ کھجور کے درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔جب آپ ﷺ نے خطبہ کے لئے منبر بنالیااور اِس پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کے درخت کا تنہ (ہجر و فراقِ رسول ﷺ)میں تڑپ کر چلاّ کر رونے لگا آواز سُن کر آپ ﷺ منبر سے اُتر آئے اور اُس کھجور کے تنہ کو سینہ سے لگالیااور آپ ﷺ اُسے تھپکی دے کر چُپ کرانے لگے اُس بچہ کی طرح جسے تھپکی دے کر چُپ کرایا جاتا ہے پھر وہ سُکون میں آگیا۔

(۵)...انگشت ہائے مبارک سے چشموں کا جاری ہونا:

رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے کئی مرتبہ پانی کے چشمہ جاری ہوئے۔[1]

(۶)... کنکریوں کا تسبیح کرنا:

نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک میں کنکریوں نے تسبیح بیان کی پھر ان کنکریوں کو ابو بکر، یکے بعد دیگرے عمر اور عثمانِ غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہاتھوں میں دی گئی تو وہاں بھی وہ برابر تسبیح بیان کر رہی تھیں۔

(۷)... تسبیح طعام:

نبی کریم ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو کھانا اللہ عزّوجلّ کی تسبیح بیان کرتا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اُس کھانے کی تسبیح کو سُنا کرتے تھے۔

---

۱ [ایسا معجزہ کسی نبی کے بارے میں نہیں سُنا گیا اگر چہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دستِ مبارک کے ذریعہ پتھر پر عصا مارنے سے پانی کے چشمے جاری ہوئے تھے مگر اس میں شک نہیں کہ انگلیوں سے پانی نکالنا پتھر سے پانی نکالنے کے اعجاز کے مقابلہ میں زیادہ بلیغ ہے؛ کیوں کہ پتھر سے پانی عادۃً نکلا ہی کرتا ہے گوشت پوست اور ہڈیوں سے پانی نکالنا] مدارج النبوت، باب ششم، ۱/۲۴۱ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی مُترجم سید غلام معین الدین نعیمی، مطبوعہ شبیر برادر

(۸)... شجر و حجر کا سلام کرنا:

رسول اللہ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد درخت اور پتھر آپ ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۹)... بھنے ہوئے گوشت کا کلام:

بُھنی ہوئی زہر آلود بکری کے بازو نے آپ ﷺ سے کلام کیا۔ زہر آلود گوشت کھا لینے سے آپ کے ساتھی کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ اس واقعہ کے بعد بھی چار سال تک زندہ رہے۔

(۱۰)... بھیڑیئے کی گواہی:

بھیڑیئے نے آپ ﷺ کی نبوّت ورسالت پر گواہی دی۔

(۱۱)... اونٹ کا بارگاہِ رسالت میں فریاد کرنا:

نبی کریم ﷺ ایک سفر میں اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا، جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اپنی گردن نبی کریم ﷺ کے سامنے جھکا دی اور آواز نکال کر فریاد کرنے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کرتا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے جس میں اونٹ تھا جب اونٹ نے نبی کریم ﷺ کو باغ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو فوراً آواز نکالنے لگا اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں، آپ ﷺ نے اُس اونٹ کے مالک سے ارشاد فرمایا: اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور اس سے کام بہت لیتا ہے۔

یوں ہی ایک باغ میں دو نر اونٹ تھے، ان کے مالک اونٹوں [کی سرکشی کی وجہ سے ان کو] قابو میں لینے سے عاجز آچکے تھے۔ آپ ﷺ اُس باغ میں داخل ہوئے ایک اونٹ نبی کریم ﷺ کو دیکھتے ہی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ

ﷺ نے اُسے نکیل ڈالی اور مالک کے حوالے کر دیا جب دوسرے اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اُس نے بھی وہی کیا جو پہلے نے کیا۔

(۱۲)...درخت کا چل کر آنا:

نبی کریم ﷺ ایک سفر میں آرام فرما تھے کہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا، جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ سے اس درخت کا آنا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت نے اللہ عزوجل کی بارگاہ سے مجھے سلام کرنے کی اجازت طلب کی تو اسے اجازت دے دی گئی۔

(۱۳)...درختوں کا رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تابعداری کرنا:

آپ ﷺ نے دو درختوں کو جمع ہونے کا حکم دیا وہ جمع ہوئے اور پھر جُدا ہونے کا حکم دیا تو وہ پھر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ کا سوال کیا؟ آپ ﷺ نے درخت کو حکم دیا وہ اپنی جڑوں کو چیرتا ہوا آیا اور حضور سرور عالم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اُسے لوٹ جانے کا حکم دیا تو وہ لوٹ کر اپنی جگہ پیوست ہو گیا۔

(۱۴)...اونٹوں کا نحر میں سبقت کرنا:

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے چھ اونٹوں کو نَحر فرمانے کا ارادہ کیا تو ان میں سے ہر اونٹ حضور ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تا کہ آپ ﷺ پہلے اُسے نحر فرمائیں۔

(۱۵)...خشک تھن میں دودھ اُتر آنا:

نبی کریم ﷺ نے ایک بکری کے خشک تھنوں پر جن سے دودھ اُترنا بند ہو چکا تھا ہاتھ پھیرا تو تھن اسی وقت دودھ سے بھر آئے۔ آپ ﷺ نے دودھ دَوہ کر خود بھی پیا اور حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی پلایا۔ یہ اُمِّ معبد خزاعیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کے خیمہ کا قصّہ ہے۔

(۱۶)... حضرت قتادہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی آنکھ:

حضرت قتادہ بن نعمان ظفری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی آنکھ جنگِ اُحد میں چوٹ لگنے کے سبب جھڑ کر اِن کے ہاتھ میں آگئی تو نبی کریم ﷺ نے اُس آنکھ کو واپس اپنی جگہ لوٹا دیا ۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور روشن ہوگئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی برکت سے وہ آنکھ پہچانی نہیں جاتی تھی کہ یہ وہی آنکھ ہے کہ جو الگ ہو چکی تھی۔

(۱۷)... آشوبِ چشم سے شفا:

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی آشوبِ چشم سے پھول جانے والی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، اُسی وقت آشوبِ چشم ختم ہوگیا اور پھر کبھی آشوبِ چشم کی بیماری لاحق نہ ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی آنکھوں میں چوں کہ درد بھی تھا لہٰذا آپ ﷺ نے دعا بھی کی اُسی وقت دَرد ٹھیک ہوگیا اور اس کے بعد پھر کبھی آنکھیں دُکھنے کی شکایت بھی نہ ہوئی۔

(۱۸)... ٹوٹی ہوئی ٹانگ دُرست ہوگئی:

حضرت عبد اللہ بن عتیک انصاری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی ٹانگ چوٹ لگنے کے سبب ٹوٹ چکی تھی آپ ﷺ نے دستِ مبارک پھیرا تو فوراً شفایاب ہوگئی۔

(۱۹)... غیب کی خبریں دینا:

نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ابی بن خلف جُمحی اُحد کے دن میرے ہاتھوں قتل کیا جائے گا پھر آپ ﷺ نے اِس کو ہلکی سی چُوٹ لگائی اور وہ مر گیا۔

سَعد بن مُعاذ نے اپنے بھائی اُمیّہ بن خلف سے کہا: میں نے محمد کو سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ پھر بدر کے دن وہ کفر کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے بدر کے دن مشرکین مکّہ کے قتل ہونے کی جگہ نشانات

لگالگا کر بتایا کہ کل فُلان کے گرنے کی جگہ یہ ہو گی اور یہ فلان کے گرنے کی جگہ ان شاء اللہ عزوجل، تو وہ ٹھیک اُسی جگہ گر کر مرے جس جگہ آپ ﷺ نے نشان لگا کر بیان کیا۔

آپ ﷺ نے [غیب کی] خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت کے چند گروہ سمندری جہاد کریں گے اور اُمِ حَرام بنتِ مِلحان اُن لوگوں میں شامل ہوں گی پھر ایسا ہی ہوا جیسا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کو پے در پے بہت زیادہ مصیبتیں پہنچیں گی تو پھر یوں ہی ہوا اور عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید کر دیے گئے۔

اور حضرت حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں ارشاد فرمایا: بے شک میرا یہ فرزند سردار ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ میرے اس فرزند کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے مابین صُلح کروادے گا۔ اور پھر ایسا ہی ہوا۔

اسود عنسی کذّاب کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ اسے کون، کس رات اور کہاں قتل کرے گا (اور قتل ہونے کا مقام صنعاءِ یمن ہے)۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے کسریٰ کے قتل کے بارے میں خبر ارشاد فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے شیماء بنت بُقیلہ ازدیہ کے بارے میں خبر دی کہ اس کو سیاہ چادر میں شہباء نامی خچر پر سوار ہونے کی حالت میں اٹھالیا جائے گا، پھر اسے خالد بن ولید کے لشکر میں ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانے میں اسی انداز میں پکڑ لیا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: تو خوب اچھی زندگی گزارے گا اور شہید کیا جائے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خوب اچھی زندگی گُزاری اور جنگ یمامہ میں جامِ شہادت بھی نوش فرمایا۔

اسلام کا دعوی کرنے والے ایک شخص کے لئے ارشاد فرمایا حالاں کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک بھی ہوا: بے شک یہ جہنمی ہے۔ تو اُس نے خود کشی کر لی اور یوں اللہ عزّوجلّ نے آپ ﷺ کے قول کو سچ فرمادیا۔

(۲۰)...اجابتِ دُعا:

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے نبی کریم ﷺ نے یوں دُعا فرمائی کہ اللہ اس عمر کے ذریعے یا ابو جہل بن ہشام کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرمائے۔ پس صُبح ہوئی اور عمر اسلام لے آئے۔

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے لئے دُعا فرمائی کہ اللہ ان سے گرمی و سردی دور فرمادے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گرمی اور سردی محسوس نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے دُعا فرمائی کہ اللہ ان کو دین کا فقیہ بنادے اور تاویل کا علم سکھا دے، پھر ایک وقت وہ آیا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جلالت علمی کی بنا پر الحِبر و البَحر کہا جانے لگا(امام سیوطی فرماتے ہیں: الحِبر اصحّ ہے)۔

اور حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے لمبی عُمر، آل واولاد اور مال کی کثرت اور اُس میں برکت کی دُعا فرمائی تو ان کے ایک سَو بیس صلبی بیٹے ہوئے، ان کا باغ سال میں دو مرتبہ ثَمر بار ہوتا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر مبارک ایک سَو بیس سال یا اس سے بھی زیادہ تجاوز کر گئی۔

اور عُتیبہ بن ابو لہب نے نبی کریم ﷺ کی قمیص مبارک کو پھاڑ دیا اور آپ ﷺ کو ایذا دی تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مُسلط فرمادے۔ پس سر زمین شام مقامِ زرقاء میں شیر نے اسے پھاڑ ڈالا۔

نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرماتھے کہ قحط سالی کی شکایت کی گئی، آپ ﷺ نے اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں دُعا کی حالاں کہ آسمان پر بادل کے آثار تک نہ تھے پس پہاڑوں کی مثل بادل برسنا شروع ہوئے حتیٰ کہ دوسرا جمعہ آگیا پھر کثرتِ باراں کی شکایت کی گئی پس آپ ﷺ نے اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں دُعا کی بادل ٹوٹ کر بکھر گئے اور فوراً دھوپ نکل آئی۔

(۲۱)... قلیل طعام کا کفایت کر جانا:

نبی کریم ﷺ نے اہلِ خندق کو جن کی تعداد ایک ہزار تھی ایک صاع یا اِس سے کم جَو اور ایک بکری کا بچہ کھانے میں کھلایا، سب سَیر ہو کر لوٹے اور کھانا بھی پہلے سے زیادہ بچ گیا۔

اسی طرح چند کھجوریں جو بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے والد اور خالو عبد اللہ بن رَوَاحہ کے لئے لے کر آئی، آپ ﷺ نے وہ چند کھجوریں بھی اہلِ خندق کو کھلائیں اور سب نے سیر ہو کر کھائیں۔

اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو چار سو اونٹ سواروں کو کھجوروں سے توشہ دینے کا حکم فرمایا پس اونٹوں پر کھجوریں لاد دی گئیں اور وہ کھجوریں یوں ہی باقی رہیں گویا ان میں سے ایک کھجور کا دانہ بھی کم معلوم نہ ہوتا تھا۔

اور حضرت سیّدنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر میں جَو سے بنایا گیا مَلِیدَہ [روٹی کو ریزہ ریزہ کر کے اُس میں گھی اور شکر ملالینا] جس کو حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی بغل کے نیچے رکھا۔ اسّی مردوں کو کھلا دیا حتّٰی کہ تمام سیر ہو گئے اور وہ پہلے کی طرح باقی بھی رہا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے توشہ دان سے لشکر کو کھجوریں کھلائیں حتیٰ کہ تمام لشکر سَیر ہو گیا پھر توشہ دان میں بچ جانے والی کھجوریں انہیں واپس لوٹا دیں، [آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں] اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ خلافت تک اس توشہ دان سے کھجوریں کھاتا رہا پھر جب حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا گیا تو میرے گھر کو بھی لوٹ لیا گیا جس میں اس توشہ دان کو بھی چرا لیا گیا۔ اسی توشہ دان کے بارے میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ایک روایت میں ہے کہ میں نے پچاس وسق اس سے نکال کر راہ خدا میں خیرات بھی کیں۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنہَا کے ولیمہ کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک برتن سے جو اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ عَنہَا نے بھیجا تھا صحابہ کرام کی ایک جماعت کو کھانا کھلایا پھر اُس برتن کو اُٹھالیا گیا، نہیں جانا جاسکتا تھا کہ اس برتن میں کھانا رکھتے وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت۔

(۲۲)... مُٹھی بھر خاک کی تاثیر:

جنگِ حُنَین کے دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کفّار کے لشکر پر مٹھی بھر خاک پھینکی تو اللہ عزّوجلّ نے اُس لشکر کو شکست دی۔ بعض لوگوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ آئی ہو، اسی کے بارے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی﴾ [الأنفال:۱۷] ترجمہ: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (کنزالایمان)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہجرت کی رات قریش کے سَو لوگوں کے سامنے آئے اس حال میں کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا انتظار کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے سروں پر خاک پھینکی اور گزر گئے اور وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہ دیکھ سکے۔

(۲۲)... گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا:

اور سُراقہ بن مالک بن جُعشم نے (ہجرتِ مدینہ کے وقت) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیچھا کیا تاکہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قتل کرے یا پھر قیدی بنالے جیسے ہی وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قریب ہوا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی جس کی وجہ سے اس کے گھوڑا کا پاؤں زمین میں دھنسا دیا گیا یہ دیکھتے ہی فوراً نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو امان دینے کے لئے ندادی اور اپنے حق میں دعائے خیر کے لئے عرض کی تو اللہ عزّوجل نے اسے نجات دے دی۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معجزات روز روشن کی طرح ظاہر اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت پر روشن دلیل ہیں ہم نے ان میں سے تخفیفاً چند کو ذکر کیا۔

دوسرا باب

سیرتِ عشرہ مُبشَّرہ

(۱)... حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)... حضرت سیّدنا ابو حفص عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳)... حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴)... حضرت سیّدنا ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵)... حضرت سیّدنا ابو محمد طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶)... حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷)... حضرت سیّدنا ابو اسحاق سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸)... حضرت سیّدنا ابو الاعور سعید بن زید بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹)... حضرت سیّدنا ابو محمد عبد الرحمن بن عَوف بن عبد عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(10)... حضرت سیّدنا ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

✿✿✿✿✿

(۱)... حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

نام و نَسَب:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام عبد اللہ بن ابی قُحافہ ہے۔ ابو قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تَیم بن مُرَّہ بن کعب بن لؤی بن غالب تَیمی قُرَشی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سلسلہ نسب مرّہ بن کعب میں جا کر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ کا نام اُمُّ الخیر سلمیٰ بنت صَخَر بن عامر بن کعب بن سعد بن تَیم بن مُرّۃ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُمّت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد [تمام اوّلین و آخرین میں بعدِ انبیاء و مرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام] سب سے بہتر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی ہیں۔

مُدّتِ خلافت:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اڑھائی سال خلافت کی، کہا گیا: دو سال چار ماہ دس دن، بعض نے کہا: دو سال جبکہ بعض نے کہ بیس ماہ تک خلیفہ رہے۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک بیٹے (۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قدیمُ الاسلام صحابی ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس غار ثور میں آیا کرتے تھے۔ طائف کے دن ایک تیر لگنے کے سبب زخمی ہوئے اور اپنے والد حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک بیٹی (۲) حضرت سیّدتنا اسماء ذاتُ النّطاقین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں جو حضرت سیّدنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مدینہ منوّرہ کی جانب ہجرت فرمائی اس حال میں کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ابھی آپ کے بطن مبارک میں تھے یوں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہجرتِ مدینہ کے

بعد اسلام میں پیدا ہونے والے پہلے بچّے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کی والدہ قُتیلہ بنتِ عبد العُزّیٰ جو عامر بن لؤی کی اولاد سے تھیں جو اسلام نہ لائی۔[اسی لئے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے قتیلہ بنت عبد العزّیٰ کو طلاق دے دی تھی]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی ایک بیٹی (۳) حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا نبی کریم ﷺ کی زوجیّت سے مُشرّف ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کے سگے بھائی (۴) حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بدر کے میدان میں مشرکینِ مکہ کے ساتھ شریک ہوئے اِس کے بعد مسلمان ہو گئے۔ ان دونوں کی والدہ عامرِ بن عُویمر کی بیٹی حضرت سیّدتنا اُمّ رُومانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا مسلمان ہوئیں، ہجرت کی اور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہری ہی میں وفات پائی۔ حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے بیٹے حضرت سیّدنا ابو عتیق محمد بن عبد الرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ ظاہری ہی میں پیدا ہوئے۔ صحابہ کرام علیہم الرِّضوان میں اِن کے علاوہ ایسا کوئی ہمارے علم میں نہیں جس کی چار نسلیں شرفِ صحابیّت سے مشرّف ہوئی ہوں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے بیٹوں میں (۵) حضرت سیّدنا محمد بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ حجۃ الوَداع کے سال پیدا ہوئے، مصر میں شہید ہوئے اور یہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی تدفین ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی والدہ حضرت سیّدتنا اسماء بنتِ عُمیس خثعمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی ایک اَور بیٹی (۶) حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے انتقال کے بعد پیدا ہوئیں، اِن کی والدہ حضرت سیّدتنا حبیبہ یا فاختہ بنتِ خارجہ ہیں۔ حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا سے حضرت سیّدنا طلحہ بن عُبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے نکاح فرمایا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کے علاوہ تمام اولاد شرفِ صحابیّت سے مُشرّف ہوئی۔

وِصال پُرملال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ۲۷ ستائیس جمادی الثانی ۱۳ سنہ ہجری میں ہوا۔[مشہور قول بائیس جمادی الثانی ہے]

❁❁❁❁❁

(۲)... حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

نام ونسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ابو حَفص عمر بن خطّاب بن نُفَیل بن عبد العُزّٰی بن رِیاح بن عبد اللہ بن قُرط بن رَزاح بن عَدِی بن کعب بن لُؤی بن غالب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سلسلہ نَسَب کعب بن لؤی میں جاکر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ کا نام حَنتمہ بنتِ ہاشم یا ہشام مُغِیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مَخزوم ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مکہ مُکرّمہ میں اسلام قبول کیا اور تمام غزوات میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ رہے۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے والد حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ہجرت فرمائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ افضل ترین صحابہ میں سے ہیں۔ (۲) حضرت سیّدتنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ ہیں۔

ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا زینب بنت مظعون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جو حضرت سیّدنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بہن ہیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ایک بیٹے (۳) حضرت سیّدنا عاصم بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری ہی میں پیدا ہوئے۔ اِن کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ عاصِم

جمیلہ بنتِ ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔

ایک بیٹے (۴) حضرت سیّدنا زید اکبر بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اور بیٹی (۵) حضرت سیّدتنا رقیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔ اِن دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمّ کُلثوم بنت علی بن ابی طالب ہیں۔

(۶) حضرت سیّدنا زید اصغر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ (۷) حضرت سیّدنا عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ آپ کے دو بیٹے ہیں جن کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم ملیکہ بنت جرَول خُزاعیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی اولاد میں (۸) حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن اکبر بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ بھی ہیں [آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر اور حضرت سیّدتنا حفصہ بنت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم کے سگے بھائی ہیں اور آپ کی والدہ حضرت سیّدتنا زینب بنت مظعون رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔]

(۹) حضرت سیّدنا عبد الرّحمٰن اوسط رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی کنیت ابو شحمہ ہیں جن پر حدِّ خمر بھی جاری کی گئی۔ ان کی والدہ اُمِّ ولد حضرت سیّدتنا لہیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔

اور (۱۰) حضرت سیّدنا عبد الرّحمٰن اصغر بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ان کی والدہ اُمِّ ولد ہیں حضرت سیّدتنا فُکَیہہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔

ایک بیٹے (۱۱) حضرت سیّدنا عیاض بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ہیں۔ ان کی والدہ حضرت سیّدتنا عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نُفیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں ۔ اور ایک بیٹے (۱۲) حضرت سیّدنا عبد اللہ اصغر بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ہیں ان کی والدہ عمرو بن عوف کی اولاد سے حضرت سیّدتنا سعدیہ بنت رافع انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں۔

ایک بیٹی (۱۳) حضرت سیّدتنا فاطمہ بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا جن کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ حکیم بنتِ حارث بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا ہیں جب کہ حضرت سیّدتنا اُمّ ولید بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کے بارے میں اختلاف ہے۔

اور ایک بیٹی (۱۴) حضرت سیّدتنا زینب بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا جو حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن اصغر بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی بہن ہیں۔

مدّتِ خلافت:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ دس سال چھ ماہ پندرہ دن خلیفہ رہے۔

وصالِ پُر ملال:

ذوالحجہ کے آخر میں ۲۳ سنہ ہجری تریسٹھ سال کی عمر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا وصال ہوا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی عمر میں اختلاف ہے۔

❁❁❁❁❁

(۳)... حضرت سیّدنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ:

نام و نسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا نام ابو عبد اللہ عثمان بن عفّان بن ابی العاص بن اُمیّہ بن عبدِ شمس بن عبد مناف ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا سلسلہ نسب پانچویں پُشت میں جا کر عبد مناف میں نبی کریم ﷺ کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی والدہ اَروَی بنتِ کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں جب کہ ان کی والدہ اُمِّ حکیم بیضاء بنتِ عبد المطّلب ہیں ۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سابقینِ اوّلین مسلمانوں میں شامل اور دو ہجرتیں فرمانے والے صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے یکے بعد دیگرے نبی کریم ﷺ کی دو شہزادیوں سے عقد نکاح فرمایا۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ہیں۔ آپ کا انتقال چھ سال کی عمر میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ ان کی قبر میں داخل ہوئے۔ ان کی والدہ حضرت سیّدتنا رقیہ بنتِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور (۲) حضرت سیّدنا عبد اللہ اصغر

رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ، ان کی والدہ حضرت سیّدتنا فاختہ بنت غزوان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا جو عُتبہ بن غزوان کی بہن ہیں اور

(۳)حضرت سیّدنا عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ (۴)حضرت سیّدنا خالد رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ (۵) حضرت سیّدنا ابان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ (۶) حضرت سیّدنا مریم رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا بھی آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کی اولاد میں ہیں۔

ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ عمرو بنت جُندُب اَزد اور پھر دَوس سے تعلُّق رکھنی والی ہیں۔

اور (۷)حضرت سیّدنا ولید رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ (۸) حضرت سیّدنا سعید رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا (۹)حضرت سیّدتنا اُمِّ عثمان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا، ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا فاطمہ بنت ولید رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا ہیں۔

(۱۰) حضرت سیّدنا عبد الملک رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ، آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کا جوانی کی حالت میں انتقال ہوا اور آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کی کوئی اولاد نہ ہوئی، آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمُّ البنین بنت عُیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا ہیں۔

اور(۱۱) حضرت سیّدتنا عائشہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا (۱۲) حضرت سیّدتنا اُمِّ ابان رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا (۱۳)حضرت سیّدتنا اُمِّ عمرو رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا، ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا رَملَہ بنتِ شیبہ بن ربیعہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا ہیں

(۱۴) حضرت سیّدتنا اُمِّ خالد رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا (۱۵) حضرت سیّدتنا اروی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا اور (۱۶) حضرت سیّدتنا اُمِّ ابان صغریٰ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا، ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا نائلہ بنت فَرافِصَہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهَا ہیں جو کلب بن وَبَرہ کی اولاد سے تھیں۔

مدّتِ خلافت:

آپ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُ گیارہ سال گیارہ ماہ بیس دن جب کہ بعض نے کہا: اٹھارہ دن خلیفہ رہے۔

وِصالِ پُر ملال:

بارہ ذوالحجۃ الحَرام عصر کی نماز کے بعد روزے کی حالت میں ۳۵ سنہ ہجری، بیاسی سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

❁❁❁❁❁

(۴)... حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرّم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم:

نام ونسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ابو الحسن علی بن ابی طالب بن عبد المطّلب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ حضرت سیّدتنا فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور یہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جو ہاشمی خاندان میں پیدا ہوئیں ،اسلام لائیں اور جانبِ مدینہ ہجرت فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ ظاہری ہی میں انتقال فرمایا۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت سیّدتنا فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ و رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح فرمایا۔ اِن سے (۱) حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۲) حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۳) حضرت سیّدنا مُحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ولادت ہوئی البتہ حضرت سیّدنا مُحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں (۴) حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں، ان کی والدہ حضرت سیّدتنا خولہ بنت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔ (۵) حضرت سیّدنا عمر بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور ان کی بہن (۶) حضرت سیّدتنا رُقیہ کبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، یہ دونوں ہم شکل پیدا ہوئے۔ اِن دونوں کی والدہ [حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ بنتِ ربیعہ] تغلبیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہے۔

(۷) حضرت سیّدنا عباس اکبر بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ شہید ہوئے۔ان کو السّقاء کہا جاتا ہے (۸) حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۹) حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۱۰) حضرت سیّدنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ان سب کی والدہ حضرت سیّدنا اُمُّ البنین کلابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دو بیٹے (۱۱) حضرت سیّدنا عُبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۱۲) حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں اِن کی کوئی اولاد نہ ہوئی، ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا لیلیٰ بنت مسعود نہشلیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

(۱۳) حضرت سیّدنا یحییٰ بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو بچپن ہی میں انتقال فرما گئے ان کی والدہ حضرت سیّدتنا اسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

اور (۱۴) حضرت سیّدنا محمد اصغر بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُمِّ ولد سے پیدا ہوئے۔

اور (۱۵) حضرت سیّدتنا اُمُّ الحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور (۱۶) حضرت سیّدتنا رملہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ سعید بنتِ عُروہ بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

(۱۷) حضرت سیّدتنا زینب صغریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۱۸) حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم صغریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۱۹) حضرت سیّدتنا رقیّہ صغری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۰) حضرت سیّدتنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۱) حضرت سیّدتنا اُمِّ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۲) حضرت سیّدتنا اُمِّ جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ،ان کا نام جمانہ ہے (۲۳) حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۴) حضرت سیّدتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۵) حضرت سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا (۲۶) حضرت سیّدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور (۲۷) حضرت سیّدتنا اُمامہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہا، یہ سب مختلف اُمِّ ولد باندیوں سے پیدا ہوئیں۔

مدّت خلافت:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چار سال سات ماہ اور چند دن خلیفہ رہے، دنوں میں اختلاف ہے۔

وصالِ پُر ملال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ۴۰ سنہ ہجری میں تریسٹھ یا پینسٹھ بعض نے کہا: اٹھاون یا ستّاون سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

❁❁❁❁❁

(۵)... حضرت سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ:

نام ونسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا نام ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عَمرو بن کَعب بن سَعد بن تَیم بن مُرّۃ بن کعب بن لُوی بن غالِب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا سلسلہ نسب مُرّہ بن کعب میں جاکر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی والدہ حضرت سیّدتنا صَعبہ بنت حَضرَمی جو عَلاء بن حَضرَمی کی بہن ہیں اور حَضرَمی کا نام عبد اللہ بن عبّاد ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی والدہ مسلمان ہوئیں اور اِسی حالت پر دنیا سے رخصت ہوئیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ جنگ اُحد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ شریک رہے البتہ جنگِ بدر کے موقع پر شام کے سفر تجارت پر تشریف لے جانے کی سبب حاضر نہ ہوسکے اس کے باوجود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے لئے مالِ غنیمت سے حصہ کا تقرر اور اجر وثواب ملنے کی بشارت بھی عطا فرمائی۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا محمد سجّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ساتھ شہید کئے گئے اور (۲) حضرت سیّدنا عمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا ہیں ۔ (۳) حضرت سیّدنا موسیٰ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، ان کی والدہ حضرت سیّدتنا خولہ بنتِ قَعقاع رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا ہیں۔

(۴) حضرت سیّدنا یعقوب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۵) حضرت سیّدنا اسماعیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۶) حضرت سیّدنا اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ان تینوں کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ ابان بنتِ عُتبہ بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

(۷) حضرت سیّدنا زکریا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۸) حضرت سیّدتنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں۔

(۹) حضرت سیّدنا عیسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۱۰) حضرت سیّدنا یحییٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ان دونوں کی والدہ حضرت سیّدتنا سُعدیٰ بنتِ عوف مُرِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں

(۱۱) حضرت سیّدنا اُمِّ اسحاق بنت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، ان کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ حارث بنتِ قَسامہ بن حنظلہ طائیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد کی کل تعداد گیارہ ہے۔ ایک قول کے مطابق عثمان اور صالح بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں، لیکن یہ قول ثابت نہیں۔

وصالِ پُر ملال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنگِ جمل کے دن ۳۶ سنہ ہجری میں باسٹھ سال کی عمر میں شہید کیا گیا۔

❁❁❁❁❁

(۶)... حضرت سیّدنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

نام و نسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ابو عبد اللہ زبیر بن عوّام بن خُوَیلد بن اسد بن عبد العُزّیٰ بن قصی بن کلاب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سلسلہ نَسَب پانچویں پُشت میں قصیٰ بن کلاب میں جا کر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ صفیَّہ بنتِ عبد المطّلب جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اسلام لائیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت بھی فرمائی۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صاحبِ ہجرتَین اور صاحبِ قبلتین ہیں۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے راہ خدا عزّوجلّ میں سب سے پہلے اپنی تلوار میان سے نکالی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حواری ہیں۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد میں(۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں اور یہ بعدِ ہجرت کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے مسلمان لڑکے ہیں۔اور(۲)حضرت سیّدنا منذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ،(۳) حضرت سیّدنا عُروہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (۴) حضرت سیّدنا عاصم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (۵) حضرت سیّدنا مہاجر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (۶) حضرت سیّدتنا خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (۷)حضرت سیّدتنا اُمُّ الحسن رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور(۸) حضرت سیّدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں،ان تمام کی والدہ حضرت سیّدتنا اسماء بنتِ ابی بکر الصدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں۔

اور (۹)حضرت سیّدنا خالد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (۱۰) حضرت سیّدنا عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (۱۱) حضرت سیّدنا حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (۱۲) حضرت سیّدنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (۱۳) حضرت سیّدنا ہند رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں،ان تمام کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمِّ خالد بنتِ خالد بن سعید بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں۔

اور(۱۴)حضرت سیّدنا مصعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ(۱۵) حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور(۱۶) حضرت سیّدتنا رملہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں ،ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا رُباب بنتِ اُنیف کُلیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں۔

اور (۱۷)حضرت سیّدنا عبیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ(۱۸)حضرت سیّدنا جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور(۱۹)حضرت سیّدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں، ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا زینب بنتِ بِشر رَضِیَ اللہُ عَنْہَا جو قیس بن ثَعلبہ کی اولاد سے ہیں۔

اور(۲۰)حضرت سیّدتنا زینب بنت زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، ان کی والدہ اُمِّ کلثوم بنت

عقبہ بن ابی مُعیط رَضِیَ اللہُ عَنہَا ہیں۔

اور(۲۱)حضرت سیّدتنا خدیجہ صغریٰ رَضِیَ اللہُ عَنہَا ہیں ،ان کی والدہ حضرت سیّدتنا حلال بنتِ قیس رَضِیَ اللہُ عَنہَا ہیں جو اسد بن خُزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنہَا کی اولاد سے ہیں۔

وصالِ پُر ملال:

آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کا وصال جنگ جمل کے دن ۳۶ سنہ ہجری ۶۷ سڑسٹھ یا چھیاسٹھ ۶۶ سال کی عمر ہوا۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کو جب کبھی قرض کی ادائیگی میں دشواری ہوتی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ یوں پُکارا کرتے: اللھم یا مولی الزبیر (ناصر الزبیر) اقضِ حاجتی یعنی، اے زبیر کی مولیٰ یعنی مدد کرنے والے تو میری حاجت کو پورا فرما۔[اللہ عزّوجلّ آپ کے قرض کو ادا فرما دیتا] یہ الفاظ قضائے حاجت کے لئے مُجرَب ہیں۔

❁❁❁❁❁

(۷)...حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنہُ:

نام ونسب:

آپ کا نام سعد بن ابی وقاص ہے اور ابی وقاص کا نام مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زُہرہ بن کلاب ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کا سلسہ نَسَب کلاب بن مُرّہ میں جاکر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسَب سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن اُمیّہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ فرمایا کرتے تھے: بے شک میں نے دیکھا اپنے آپ کو اس حال میں کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ ہوں۔

جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تمام غزوات میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ رہے۔ اللہ عزّوجلّ کی راہ میں سب سے پہلا تیر چلانے والے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ ہی ہیں۔ یہ تیر ایسے لشکر پر چلایا گیا جس میں ابو سفیان بھی موجود تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کے لشکر اور ابو سفیان

کے لشکر کا آمنا سامنا ہجرت مدینہ کے پہلے سال رابغ (بحرِ احمر کے ساحل پر مکہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ کے درمیان ایک وادی کا نام) کے مقام پر ہوا۔

اولاد:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا محمد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کو حجّاج بن یوسف نے شہید کیا اور (۲) حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کو مختار بن ابی عبید نے شہید کیا (۳) حضرت سیّدنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۴) حضرت سیّدنا مصعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ کی اولاد میں ہیں۔ ان دونوں سے احادیث بھی روایت کی گئی ہیں (۵) حضرت سیّدنا عمیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۶) حضرت سیّدنا صالح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۷) حضرت سیّدنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

وصالِ پُرملال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال تقریباً ستر سال کی عمر میں ۵۵ سنہ ہجری میں مدینہ منوَّرہ سے دس میل کی دوری پر واقع عقیق کے مقام پر اپنے گھر میں ہوا۔ لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے مدینہ طیّبہ لے کر آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمانے والے صحابی ہیں۔

❁❁❁❁❁

(۸)... حضرت سیّدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

نام ونسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نُفَیل بن عبد العُزّٰی بن رِیاحِ بن عبد اللہ بن قُرطِ بن رَزاح بن عَدی بن کَعب بن لُؤی بن غَالب ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سلسلہ نَسب کعب بن لؤی میں جا کر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسب سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن اُمیہ بن خُوَیلد ہیں جو قبیلہ بنو خزاعہ کی شاخ بنو ملیح سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سگی بہن حضرت سیّدتنا اُمِّ جمیل بنت خطّاب رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔

اولاد:

آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ شاعر تھے۔ زبیر بن بکار نے کہا: ان کی اولاد کم تھی، اُن میں سے مدینہ میں کوئی نہ تھی۔

وصالِ پُرملال:

آپ رضی اللہ عنہ ۵۱ سنہ ہجری میں ستّر سے کچھ زائد عمر پا کر دارِ فانی سے دارِ بقا کوچ فرما گئے۔

❁❁❁❁❁

(۹)... حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ:

نام و نسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو محمد عبد الرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زُھرۃَ بن کِلاب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب کلاب بن مُرّہ میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نَسَب سے جاملتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام شفاء یا عَنْقاء بنت عوف بن عبد الحارث ہے۔[1] آپ رضی اللہ عنہا بھی ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

---

۱ (آپ رضی اللہ عنہا وہی دایہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں)

اور یہ بھی صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔[1]

اولاد:

آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا سالم اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جو قبلِ ظہورِ اسلام انتقال کر گئے (۲) حضرت سیّدتنا اُمّ القاسم رضی اللہ عنہا جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئیں (۳) حضرت سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ، اِنہی کے نام پر آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت [ابو محمد] ہے (۳) حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ (۴) حضرت سیّدنا حُمید رضی اللہ عنہ اور (۵) حضرت سیّدنا اسماعیل رضی اللہ عنہ، ان سب کی والدہ حضرت سیّدتنا اُمّ کُلثوم بنت عُقبہ بن ابی مُعَیط رضی اللہ عنہا ہیں جو کہ اُن صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت بھی کی اور نبی کریم ﷺ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ اولاد انہی کے بطنِ مبارک سے ہوئیں، اور ان تمام سے حدیث بھی روایت کی گئی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے (۶) حضرت سیّدنا عُروہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو افریقہ میں شہید ہوئے، آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت سیّدتنا بحیرہ بنت ہانی بن قَبیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہا ہے جو شیبان کی اولاد سے ہے اور (۷) حضرت سیّدنا سالم اصغر رضی اللہ عنہ جو افریقہ میں شہید کئے گئے، آپ رضی اللہ عنہ محمد بن ابی حذیفہ بن عُتبہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سیّدتنا سہلہ بنت سُہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور (۸) حضرت سیّدنا عبد اللہ اکبر رضی اللہ عنہ یہ بھی افریقہ میں شہید کئے گئے ان کی والدہ عبد الاشہل کی اولاد سے ہیں۔

اور (۹) حضرت سیّدنا ابو بکر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ اور (۱۰) حضرت سیّدنا ابو

---

[1] (نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے اور ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی)۔

سلمہ فقیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ یہ عبد اللہ اصغر ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ تماضر بنتِ اصبغ کلبیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں، قبیلہ کلبیہ کی یہ وہ پہلی خاتون ہیں جن سے کسی قرشی نے نکاح کیا اور (۱۱) حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۱۲) حضرت سیّدنا مصعب بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینہ میں مروان بن حکم کے سپاہی تھے۔

وصالِ پُرملال:

حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں ۳۲سنہ ہجری مدینہ منورہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا انتقال ہوا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع شریف میں تدفین ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر بہتّر سال ایک قول کے مطابق پچھتّر سال جب کہ بعض نے کہا: اٹھتّر سال تھی۔

❁❁❁❁❁

(۱۰)... حضرت سیّدنا ابو عبیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

نام ونسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جرّاح بن ہِلال بن اُہیب بن ضَبّہ بن حارِث بن فِہر بن مَالک ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ کا نام اُمِّ غُنم بنتِ جابر یا اُمیمہ بنتِ غُنم بن جابر بن عبد العُزّیٰ بن عامِر بن عُمیرہ بن وَدِیعہ بن حارثِ بن فِہر ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سلسلہ نسب فِہر بن مالک میں جاکر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسب سے جاملتا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دارِ ارقم میں آنے سے پہلے اسلام لاچکے تھے، جنگِ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ شریک رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے غزوہ اُحد کے دن خود کے ان دو حلقوں کو۔ جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رُخسار مبارک میں داخل ہوچکے تھے۔ اپنے ثنایا (ڈاڑھ مبارک) سے پکڑ کر نکالا جس کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے لیکن اس کے سبب ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ

حسین اور خوبصورت ہو گیا۔

کہا جاتا ہے: ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ان ٹوٹے ہوئے دانتوں کے مقابلے میں کسی بھی ٹوٹی ہوئی چیز کو اتنا خوبصورت کبھی نہیں دیکھا گیا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد میں (۱) حضرت سیّدنا یزید بن ابو عبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور (۲) حضرت سیّدنا عمر بن ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کوئی اولاد باقی نہ رہے۔

وصال پُر ملال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ۱۸ سنہ ہجری میں عَمواس کے طاعون کے سبب ہوا۔ انتقال کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر اٹھاون سال تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور ایک قول کے مطابق حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پڑھائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مزار پُر انوار عمتا کی بستی غور بیسان میں ہوا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بدر کے میدان میں اپنے باپ (عبداللہ بن جرّاح) کو حالتِ کفر میں واصلِ جہنم کیا۔ اسی واقعہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۲)﴾

[پ:۲۸، سورۃ المجادلۃ، ۲۲]

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا

بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (کنز الایمان)

خاتمہ

نبی کریم ﷺ اور عشرہ مُبشَّرہ -رضيَ الله عنهم أجمعيَن وعنِ التابعينَ لهم بالإحسانِ إلى يوم الدِّين- کی سیرت ۵۷۲ سنہ ہجری کے جُمادی الاولیٰ کے پہلا عشرہ میں بدھ کے دن مکمل ہوئی۔

وصلّى الله على سيّدنا محمدٍ وعلى آلِهِ وصحبِهِ، وسَلِّمَ تسليمًا كثيرًا۔